دسواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 27 اکتوبر 2014ء

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن

بروز جمعتہ المبارک مورخہ 14 فروری 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التوائنشان زدہ سوال

لاہور:اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ میں تعینات مجسٹریٹ کی کارکردگی کی تفصیلات

***298: محترمہ عائشہ جاوید:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں تعینات مجسٹریٹ کا نام کیاہے اور یہ کتنے عرصہ سے اس آفس میں اپنے فرائض سرانجام دے رہاہے؟

(ب)کیایہ درست ہے کہ مذکورہ مجسٹریٹ نے اپنے عرصہ تعیناتی کے دوران قواعد وضوابط سے ہٹ کے اپنے قریبی عزیزوں دوستوں کو کوارٹرالاٹ کروائے؟

(ج)مذکورہ آفیسر نے اپنے عرصہ تعیناتی کے دوران کتنے ملازمین جو غیر قانونی طور پر سرکاری کوارٹرز میں رہائش پذیر تھے، ان سے کوارٹر خالی کروائے اوران سے کتنا کتنا پینل رینٹ وصول کیا،انکے نام، محکمہ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 2 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)اسٹیٹ آفس میں تعینات مجسٹریٹ صاحب کا نام منظور احمد ہے اور وہ اپریل 2006 سے بطور SJM کام کررہے ہیں۔ مئی 2010 میں وہ BS-18 / Deputy Secretary کے عہدہ پر پروموٹ ہوئے۔ حکومت نے ان کی خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے S M J کی پوسٹ کو ان کے لئے ذاتی حیثیت میں 05-05-2010 سے اپ گریڈ کر دیا۔ تاوقت وہ اس آفس میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب)درست نہ ہے قواعد وضوابط میں نرمی کرنے کا صوابدیدی اختیار صرف وزیر اعلیٰ کو ہے۔

(ج)مذکورہ مجسٹریٹ نے اپنے موجودہ عرصہ تعیناتی 05-05-2010 سے اب تک 330 سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائی ہیں۔ تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید براں پینل رینٹ کا معاملہ مجسٹریٹ صاحب کے متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 دسمبر 2013)

بروز جمعتہ المبارک مورخہ 14 فروری 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التوائنشان زدہ سوال

لاہور:اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ کی تعیناتی کا عرصہ ودیگر تفصیلات

***299: محترمہ عائشہ جاوید:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ لاہور کتنے عرصہ سے اسٹیٹ آفس میں تعنیات ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آفیسر عرصہ تین سال سے زائد ایک جگہ پر تعینات ہیں؟
(ج) کیا قواعد وضوابط کے تحت ایک ملازم ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد تعینات رہ سکتا ہے اگر ہاں تو کن قواعد کے تحت ایوان کو آگاہ کریں؟
(د) اگر مذکورہ آفیسر عرصہ تین سال سے زائد سے اسٹیٹ آفس میں تعینات ہے تو حکومت پنجاب ان کو قواعد کے مطابق ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 2 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) مسٹر عمر فاروق 16 مئی 2008 سے اسٹیٹ آفس کے معاملات کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔
(ب) جی ہاں۔
(ج) جناب عالیٰ! حکومت کی ٹرانسفر پالیسی کے تحت کسی بھی افسر / آفیشل کی تعیناتی کی مدت تین سال ہے۔ تاہم In the Public interest افسر کو اس کی جگہ تعیناتی پر مزید رکھا جا سکتا ہے۔
(د) مذکورہ افسر اسٹیٹ آفس کے معاملات سے اچھی طرح واقف ہونے کی بناء پر اور اچھی کارکردگی کی بناء پر وہاں پر تعینات ہے۔ (مذکورہ افسر کی کارکردگی کی رپورٹ تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)، سرکاری رہائش گاہوں اور سرکاری املاک کے متعلق حکومت پالیسی پر عملدر آمد کے لئے فی الوقت مذکورہ افسر کی تعیناتی اسٹیٹ آفس میں ضروری ہے۔ تاہم جیسے ہی کوئی مناسب متبادل افسر میسر ہوا اس کو اسٹیٹ آفس میں تعینات کر دیا جائیگا۔

(تاریخ وصولی جواب 7 نومبر 2013)

بروز جمعتہ المبارک مورخہ 14 فروری 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التوائشان زدہ سوال

لاہور: نگران دور حکومت میں انفارمر سکیم / قواعد میں نرمی کر کے الاٹ کئے گئے کوارٹرز کی تفصیلات

*302: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ لاہور میں کب سے اسٹیٹ آفس میں تعینات ہیں؟
(ب) اسٹیٹ آفیسر نے اپنی تعیناتی کے دوران قواعد سے ہٹ کر کتنے ملازمین کو کوارٹرز الاٹ کروائے، ان کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ج) موجودہ اسٹیٹ آفیسر نے نگران دور حکومت میں کتنے ملازمین کو انفارمر سکیم اور قواعد میں نرمی کر کے کوارٹر الاٹ کروائے، ان کے نام، عہدہ، محکمہ اور ان کی کوارٹر رجسٹریشن اور کل سروس سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 2 جولائی 2013)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) موجودہ اسٹیٹ آفیسر (ایس اینڈ جی اے ڈی) سول سیکرٹریٹ لاہور میں 2008-08-15 سے تعینات ہیں۔

(ب) درست نہ ہے، اس ضمن میں عرض ہے کہ ماسوائے وزیر اعلیٰ کے کسی کو قواعد و ضوابط میں نرمی کر کے الاٹمنٹ کرنے کا اختیار نہ ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ سرکاری گھروں میں کرایہ داری اور ناجائز قابضین کے رجحان کو ختم کرنے کے لئے 1997 میں انفارمر سکیم کو الاٹمنٹ پالیسی میں شامل کیا گیا جس کے تحت پالیسی میں الاٹمنٹ کے اہل سرکاری ملازمین اگر تین ناجائز قابض سرکاری گھروں کی نشاندہی کریں اور ان کی باقاعدہ انکوائری کے بعد اگر غیر قانونی قبضہ ثابت ہو جائے تو نشاندہی کئے گئے تین سرکاری گھروں میں سے ایک گھر کی الاٹمنٹ انفارمر کو اس کے استحقاق کے مطابق کی جاتی ہے اور گورنمنٹ کو فوری طور دو عدد سرکاری گھر دستیاب ہو جاتے ہیں جن کو بعد ازاں میرٹ پر الاٹ کیا جاتا ہے۔ مزید براں انفارمر سکیم باقاعدہ الاٹمنٹ پالیسی کا حصہ ہے اور اس میں کسی قسم کے قواعد و ضوابط میں نرمی کا تعلق نہ ہے۔ قواعد میں نرمی کر کے الاٹمنٹ کا اختیار ماسوائے وزیر اعلیٰ کے کسی کو نہ ہے۔ نگران دور حکومت میں انفارمر سکیم کے تحت جن ملازمین کو الاٹمنٹس کی گئی ہیں ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید براں نگران دور حکومت میں وزیر اعلیٰ نے قواعد میں نرمی کر کے GOR-II میں ایک الاٹمنٹ کی ہے جس کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2013)</u>

بروز جمعتہ المبارک مورخہ 14 فروری 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التوائنشان زدہ سوال

لاہور: اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ میں ملازمین کی تعداد و بے قاعدگیوں کی تفصیلات

***1458: شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں کتنے ملازمین ایسے ہیں جو قواعد کے برعکس تین سال سے زائد یہاں پر تعینات ہیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے یہاں تعینات رہنے والے ملازمین نے اجارہ داری قائم کر رکھی ہے اور ملازمین کے جائز کاموں کو بھی نہیں کرتے اور کئی کئی دنوں بلکہ کئی کئی ماہ تک دفتروں کے چکر لگواتے رہتے ہیں؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ جن ملازمین نے سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کروانے کے لئے اگر مذکورہ دفتر کے اہلکاران و افسران کو بھتہ دے دیا ان کو کسی نہ کسی سکیم جیسے انفارمر سکیم، میڈیکل کی سکیم پر الاٹمنٹ ہو جاتی ہے ؟

(د) اسٹیٹ آفس کے کن ملازمین کو سرکاری کوارٹرز الاٹ ہو چکے ہیں اور کن کن سکیموں کے تحت ہوئے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور کوارٹر الاٹمنٹ کی رجسٹریشن نمبر سے آگاہ کریں ؟

(ہ) کیایہ درست ہے کہ ان میں سے اکثر کو انفارمر سکیم یا دوسری سکیموں کے تحت الاٹمنٹس ہوئیں، کیایہ میرٹ ہے، ایوان کو آگاہ فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) اسٹیٹ آفس میں موجودہ اہلکاران کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت مفاد عامہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کو مزید وہاں پر تعینات رکھ سکتی ہے تاہم جن اہلکاروں کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زیادہ ہو چکا ہے۔ ان کے مناسب متبادل دیکھ کر انہیں اسٹیٹ آفس سے تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جن اہلکاران کو تبدیل کر دیا گیا ہے ان کے متعلق احکامات کی کاپیاں تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اہلکار زیر معطلی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ اسٹیٹ آفس میں رہائش گاہوں کی شدید کمی کی وجہ سے تبدیلی رہائش و الاٹمنٹ میں کئی کئی سال لگ جاتے ہیں۔ ان میں متعلقہ ملازمین کوئی کردار ادا نہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ کوئی بھی الاٹمنٹ، الاٹمنٹ پالیسی کے تحت جاری قوانین کے تحت مجاز اتھارٹی یعنی ACS صاحب کے احکامات کی روشنی میں ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اسٹیٹ آفس کے ملازمین کا الاٹمنٹ کے معاملات میں اثر و رسوخ کسی کام کا نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ پالیسی کے مطابق کسی بھی سکیم میں الاٹمنٹ کے لئے افسر مجاز کی منظوری ضروری ہے مثلاً میڈیکل پر الاٹمنٹ کے لئے ہارڈ شپ کمیٹی کے نام سے ACS کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم ہے۔ جن میں سیکرٹری سروسز اور AS (Welfare) ممبر ہیں جو کہ اسٹیٹ آفس کے پیش کردہ ایجنڈے کے مطابق ہر کیس کی چھان بین کرنے کے بعد متعلقہ کمیٹی کی منظوری پر الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔ انفارمر سکیم کے بارے میں عرض ہے کہ اہل محکمہ جات مثلاً پنجاب سول سیکرٹریٹ، لاہور ہائی کورٹ اور پنجاب اسمبلی کے ملازمین تین گھروں کی بابت ناجائز قابضین کی نشاندہی کرتے ہیں جس پر باقاعدہ انکوائری کی جاتی ہے اور پالیسی کی Provisions کے مطابق ایڈیشنل سیکرٹری، ویلفیئر ان ناجائز قابضین کو پرسنل ہیرنگ کے لئے بلاتے ہیں۔ اس کے بعد اگر مجاز اتھارٹی محسوس کرے کہ الاٹی نے الاٹمنٹ پالیسی کی شدید خلاف ورزی کی ہے تو باقاعدہ Speaking Orders پاس کر کے اس کی الاٹمنٹ کینسل کر دی جاتی ہے یا دوبارہ انکوائری کرنے کا حکم صادر کر دیا جاتا ہے۔ الاٹمنٹ کینسل ہونے پر انفارمر کو ایک کریڈٹ دیا جاتا ہے۔ ایسے تین کریڈٹ پورے ہونے پر اس کی استحقاق کے مطابق الاٹمنٹ کر دی جاتی ہے۔

(د)اس ضمن میں مطلوبہ تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 فروری 2014ء)

صوبہ میں پی سی ایس افسران کی تعداد و دیگر تفصیلات

*335: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)اس وقت صوبہ پنجاب میں کل کتنے پی سی ایس افسران گریڈ 17، 18 میں اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں؟

(ب)پی سی ایس افسران کی ترقی کس طریقہ کار کے مطابق کی جاتی ہے؟

(ج)کیا سی ایس پی افسران کی صوبہ پنجاب میں تعیناتی سے پی سی ایس افسران کی ترقی متاثر ہوتی ہے، اگر ہاں تو اس کے لئے حکومت کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہتی ہے؟

(د)کیا پی سی ایس افسران کی ترقی کے لئے بورڈ میٹنگ کرتا ہے اگر ہاں تو یہ میٹنگ کتنے عرصہ بعد منعقد کی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2013ء تاریخ ترسیل 11 جولائی 2013ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)اس وقت صوبہ پنجاب میں BS-17 کے 117 اور گریڈ 18 کے 238 افسران اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ گریڈ 18 کے 238 افسران میں سے 166 افسران کا تعلق پی سی ایس سے ہے جبکہ 72 کا تعلق پی ایس ایس سے ہے۔

(ب)پی سی ایس افسران کی ترقی، پی ایم ایس رولز 2004ء کے تحت کی جاتی ہے جس کی کاپی پرچم "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)سی ایس پی افسران کی صوبہ پنجاب میں تعیناتی سے پی سی ایس افسران کی ترقی متاثر نہیں ہوتی کیونکہ ان افسروں کی تعیناتی IPCC فارمولہ کے تحت کی جاتی ہے جس کا فیصلہ 19 ستمبر 1993ء میں وزیر اعظم پاکستان اور صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کے مابین ایک میٹنگ میں ہوا تھا (جس کی کاپی پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ جس میں تمام صوبوں میں پی ایس پی افسران کی شرح تعیناتی مقرر کی گئی تھی۔ اس فارمولہ کے مطابق صوبہ پنجاب میں وفاقی افسران کی مقرر کردہ شرح تعیناتی حسب ذیل ہے:-

گریڈ	گریڈ	گریڈ	گریڈ	گریڈ
17	18	19	20	21
25%	40%	50%	60%	65%

(د) جی ہاں۔ پی سی ایس افسران کی ترقی صوبائی سلیکشن بورڈ 2nd & 1st،S&GAD کی میٹنگ کے ذریعے کی جاتی ہے اس کے اجلاس کے انعقاد کے لیے کوئی مخصوص عرصہ مقرر نہ ہے۔ تاہم جیسے ہی کوئی پروموشن کوٹہ کی مخصوص اسامی خالی ہوتی ہے بورڈ کی میٹنگ منعقد کر دی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2014ء)

صوبہ میں پی سی ایس اور سی ایس پی افسران کی تعیناتی کا تناسب و دیگر تفصیلات

*362: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں پی سی ایس افسران اور سی ایس پی افسران کی تعیناتی کس تناسب سے کی جاتی ہے؟

(ب) وفاقی حکومت کے کس کیڈر کے افسران کو صوبہ پنجاب میں تعینات کیا جاتا ہے نیز گریڈ 17، 18 اور 19 میں کس شرح تناسب سے صوبہ پنجاب میں تعینات کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا 1994 میں کوئی ایسا قانون بنایا گیا تھا کہ جس میں پی سی ایس افسران اور سی ایس پی افسران کی صوبہ پنجاب میں تعیناتی کی شرح تناسب مقرر کی گئی تھی اگر ہاں تو قانون کا مکمل حوالہ دے کر وضاحت فرمائی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سی ایس پی افسران سالہا سال سے صوبہ پنجاب میں ڈیوٹی دینے کو ترجیح دیتے ہیں اگر ہاں تو ایسے سی ایس پی ملازمین کی فہرست ایوان میں فراہم کی جائے جو پانچ سال سے زائد عرصہ سے صوبہ پنجاب میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2013ء   تاریخ ترسیل 11 جولائی 2013ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) صوبہ پنجاب میں پی سی ایس اور پی اے ایس افسران کی تعیناتی IPCC فارمولہ کے تحت کی جاتی ہے جس کی شرح حسب ذیل ہے:۔

گریڈ	گریڈ	گریڈ	گریڈ	گریڈ
17	18	19	20	21
25%	40%	50%	60%	65%

نیز حال ہی میں اسٹیبلشمنٹ ڈویژن، گورنمنٹ آف پاکستان نے ایک S.R.O.88(1)/2014،10-02-2014 کو جاری کیا ہے۔ جس میں مذکورہ بالا شرح تعیناتی کو برقرار رکھا گیا ہے اور اس میں صوبائی سروس کا گریڈ 19 اور اوپر کی سیٹوں میں PAS سروس میں شمولیت کا 30% کوٹہ بھی رکھا گیا ہے۔

(ب)وفاقی حکومت کے APUG کیڈر کے گریڈ 17 تا گریڈ 22 کے افسران کو پنجاب میں تعینات کیا جاتا ہے نیز گریڈ 17، 18 اور 19 کے افسران کی PCC فارمولہ کے مطابق تعیناتی کی مقرر کردہ شرح تناسب حسب ذیل ہے:۔

گریڈ	گریڈ	گریڈ
17	18	19
25%	40%	50%

(ج) 1994 میں نہیں بلکہ 19 ستمبر 1993 میں IPCC فارمولہ کا فیصلہ وزیراعظم پاکستان اور صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کے مابین ایک میٹنگ میں ہوا تھا۔ جس میں تمام صوبوں میں سی ایس پی افسران کی تعیناتی کی شرح تناسب مقرر کی گئی تھی۔

(د) جی نہیں، سی ایس پی افسران کو مرکزی حکومت ایک پالیسی کے تحت صوبوں میں تعینات کرتی ہے جس کا تناسب IPCC فارمولا میں طے شدہ ہے۔ سینئر (Senior) افسران کی صوبے میں تعیناتی حکومت پنجاب کی مشاورت سے کی جاتی ہے اور جب پنجاب گورنمنٹ کے احکامات ہوتے ہیں تو ان کی خدمات دوبارہ وفاق کے حوالے کی جاتی ہے۔ تاہم جو سی ایس پی افسران عرصہ پانچ سال سے زائد صوبہ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کی فہرست پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مارچ 2014ء)

لاہور: پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی "اے" اور "بی" بلاک میں کوارٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***757: ڈاکٹر مراد راس:** کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی، چوبرجی لاہور کے بلاک "اے" اور "بی" میں کتنے کوارٹر ہیں۔ کتنے کوارٹر میرٹ پر الاٹ ہوئے ہیں اور کتنے کوارٹر کن کن کو میرٹ سے ہٹ کر الاٹ کئے گئے ہیں، علیٰحدہ علیٰحدہ محکمہ وائز تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ میں بلاک "اے" اور "بی" کے کون کونسے کوارٹرز کب خالی ہو رہے ہیں ان کی مع تاریخ تفصیل دی جائے؟

(ج) مذکورہ کالونی میں کتنے کوارٹرز میں ناجائز قابضین بیٹھے ہیں اگر ایسا ہے تو حکومت ان سے خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 26 جون 2013ء تاریخ ترسیل 2 ستمبر 2013ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی، چوبرجی لاہور کے بلاک "اے" میں کل 78 کوارٹرز اور بلاک "بی" میں 156 کوارٹرز ہیں۔ میرٹ پر اور میرٹ سے ہٹ کر کی گئی الاٹمنٹس تعداد حسب ذیل ہے:۔

بلاک "اے"

میرٹ پر کی گئی الاٹمنٹس	69
ہارڈشپ کمیٹی کی سفارش پر کی گئی الاٹمنٹس	01
وزیراعلیٰ صاحب کی ہدایات کی روشنی میں کی گئی الاٹمنٹس	08
	78

بلاک "بی"

میرٹ پر کی گئی الاٹمنٹس	133
ہارڈشپ کمیٹی کی سفارش پر کی گئی الاٹمنٹس	02
وزیراعلیٰ صاحب کی ہدایات کی روشنی میں کی گئی الاٹمنٹس	21
	156

"اے" اور "بی" بلاک میں میرٹ پر الاٹ کئے گئے کوارٹرز کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ کسی کو بی پالیسی / میرٹ سے ہٹ کر الاٹمنٹ کرنے کا اختیار نہ ہے۔ البتہ وزیراعلیٰ صاحب قواعد وضوابط میں نرمی برتتے ہوئے کسی کو بھی out of turn الاٹمنٹ کرنے کے مجاز ہیں۔ ایسے گھروں کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی، چوبرجی لاہور کے "اے" اور "بی" میں خالی ہونے والے کوارٹرز کی تفصیل تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)درست نہ ہے۔ پونچھ ہاؤس کالونی میں کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 مارچ 2014ء)

پنجاب ہاؤسنگ سکیم کے تحت ملازمین کو پلاٹ یا گھر دینے کی تفصیلات

*1142: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہاؤسنگ سکیم میں گورنمنٹ ملازمین کو مکان بنا کر دیتی تھی اب سکیم میں ترمیم کر دی گئی ہے جس کے مطابق اب ملازمین کو مکان یا پلاٹ دیا جائے گا؟

(ب)ایکٹ میں ترامیم کے بعد آج تک کتنے ملازمین کو صرف پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان کے نام، پتہ، عہدہ، محکمہ اور پلاٹ کا سائز بھی بتایا جائے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب یہ سکیم شروع کی گئی تھی اس وقت گریڈ 17 / 18 کے افیسر کو ایک کنال کا پلاٹ الاٹ کرنے کا کہا گیا تھا جو بعد میں کم کر کے 10 مرلے کر دیا گیا یہ کس کے حکم یا قانون کے تحت کیا گیا ہے؟
(د) گورنمنٹ ملازمیں اور افیسران سے پلاٹ کے ڈویلپمنٹ چارجز کس ریٹ پر چارج کئے جا رہے ہیں، چارجز کی منظوری کس اتھارٹی سے لی گئی ہے، تمام سائز کے پلاٹ کے ڈویلپمنٹ چارجز ریٹ کی تفصیل سے علیٰحدہ علیٰحدہ آگاہ کیا جائے؟
(ہ) لاہور میں محکمہ ہاؤسنگ کے پاس اس وقت کتنی زمین پڑی ہے اور وہ کس سال تک ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو پلاٹ یا گھر الاٹ نہیں کر سکتی تو وہ لاہور میں کسی اور جگہ زمین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ریٹائرڈ ملازمین کو پلاٹ ہی الاٹ کر سکے؟
(و) کیا یہ درست ہے کہ سات سال قبل تک ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو گھر تو کہاں پلاٹ بھی ابھی تک الاٹ نہیں کئے گئے، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟
(ز) حکومت نے اس سکیم کے قیام سے اب تک کتنے اہلکاران وافسران کو کہاں کہاں گھر یا پلاٹ الاٹ کئے ہیں۔ ان کا محکمہ، عہدہ، گریڈ و پلاٹ گھر کا سائز سے ایوان کو آگاہ کریں؟
(ح) سال 2018ء تک ریٹائرڈ ہونے والے اہلکاران وافسران کو پلاٹ دینے کے لئے حکومت نے کوئی لائحہ عمل یا اراضی خرید لی ہے، اگر ہاں تو کہاں کہاں یہ اراضی خریدی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 08 جولائی 2013ء　　تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2013ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ایک ایسا ادارہ ہے جو 2004ء میں ایکٹ 10 کے ذریعہ ریٹائرڈ ملازمین سرکار کی فلاح و بہبود کے لئے عمل میں آیا ہے۔ اس ادارہ کا مقصد ریٹائرڈ ملازمین کو یا ان کے لواحقین کو سنیارٹی کے مطابق No loss no profit کی بنیاد پر گھر فراہم کرتا ہے۔ 2013ء میں پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ایکٹ میں ترمیم کے بعد ریٹائرڈ ملازمین یا ان کے لواحقین کو ان کی خواہش کے مطابق گھر یا پلاٹ دیئے جائیں گے۔
(ب) ایکٹ میں ترمیم کے بعد آج تک 1731 ملازمین کو صرف پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان کے نام، پتہ، عہدہ محکمہ اور پلاٹ کی تفصیل کا پی (تتمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) یہ درست نہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام کے وقت گریڈ 17 / 18 کے آفیسر کو ایک کنال کا پلاٹ الاٹ کرنے کا کہا گیا تھا فاؤنڈیشن کے قیام سے لے کر اب تک گریڈ 17 / 18 کے آفیسر کو 10 مرلے کا پلاٹ یا گھر دیا جاتا ہے اور اس قانون میں ابھی تک کوئی ترمیم یا تبدیلی نہ کی گئی ہے۔

(د)(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ سکیم موہلنوال لاہور پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے فی مرلہ ترقیاتی اخراجات مبلغ -/25,100 (پچیس ہزار ایک سو) روپے کی منظوری مورخہ 26 جنوری 2011ء کو اپنے منعقدہ اجلاس میں دی۔

(ب) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ سکیم ستیانہ روڈ فیصل آباد اور فیصل ڈویلپمنٹ اتھارٹی سٹی فی مرلہ ترقیاتی اخراجات مبلغ -/50,000 (پچاس ہزار) روپے برائے ستیانہ روڈ اور مبلغ -/17,500 (سترہ ہزار پانچ سو) روپے برائے ایف ڈی اے سٹی کی منظوری مورخہ 13 مارچ 2013ء کو بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اپنے منعقدہ اجلاس میں دی۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ سکیم خانیوال روڈ ملتان

بورڈ آف ڈائریکٹرز نے فی مرلہ ترقیاتی اخراجات مبلغ -/50,000 (پچاس ہزار) روپے کی منظوری مورخہ 13 مارچ 2013ء کو اپنے منعقدہ اجلاس میں دی۔

(ہ) اس وقت تک لاہور میں مستحق ریٹائرڈ ملازمین کو گھر یا پلاٹس دینے کے لئے پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے پاس اراضی موجود نہ ہے۔ تاہم کوشش کی جارہی ہے کہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر اراضیات حاصل کی جاسکیں۔ اس سلسلہ میں اخبار میں اشتہار دیا جاچکا ہے۔ (کاپی (تتمہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(و) یہ درست نہ ہے کہ فاؤنڈیشن نے سات سال قبل تک ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو گھر یا پلاٹ ابھی تک الاٹ نہیں کئے۔ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے سنیارٹی کم آپشن کی بنیاد پر بہت سارے ملازمین کو لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں گھر اور پلاٹ الاٹ کئے ہیں جن کی تفصیل (تتمہ "ج") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام سے لے کر اب تک جن ملازمین کو گھر یا پلاٹ دیئے ہیں ان کی تفصیل (تتمہ "د"/"الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ح) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے 2018ء تک ریٹائرڈ ہونے والے اہلکاران وافسران کو پلاٹ دینے کے لئے حکومت نے جن اضلاع میں اراضی حاصل کی ہے اس کی تفصیل (تتمہ "د") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اپریل 2014ء)

وحدت کالونی میں اسٹیٹ آفیسر کی ملی بھگت سے سرکاری کروڑوں کی اراضی پر قبضہ و دیگر تفصیلات

***1233: شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور میں وحدت روڈ اور جی بلاک وحدت کالونی کے درمیان گرین بیلٹ پر ایک سرکاری ملازم نے سیکنڈ ہینڈ فرنیچر کا شوروم قائم کرکے کروڑوں روپے مالیت کی سرکاری اراضی پر قبضہ کر لیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مذکورہ ملازم کی سرکاری رہائش کی الاٹمنٹ کینسل کرکے قبضہ واگزار کروادیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بااثر قبضہ مافیا نے اسٹیٹ آفیسر کی ملی بھگت سے وحدت کالونی میں واقع گرلز پائلٹ سکول اور

مارکیٹ کے درمیان ایک دفعہ پھر کروڑوں روپے مالیت کی سرکاری اراضی پر گزشتہ آٹھ سال سے سیکنڈ ہینڈ فرنیچرز کی آڑ میں قبضہ کررکھا ہے؟

(د) مذکورہ قبضہ واگزار کرانے کے لئے آج تک اسٹیٹ آفیسر نے جو بھی کارروائی کی، اس کی ڈیٹ وائز رپورٹ ایوان میں پیش کریں اگر آج تک کوئی کارروائی نہیں کی تو کیا حکومت اسٹیٹ آفیسر کے خلاف تادیبی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت بار بار سرکاری اراضی پر قبضہ کرنے کی کوشش پر مذکورہ سرکاری ملازم کی الاٹمنٹ کینسل کرنے اسے نوکری سے فارغ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز مذکورہ سرکاری ملازم کا نام، عہدہ اور محکمہ کا نام بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفیسر نے اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ Joint venture کرکے مذکورہ گرین بیلٹ پر تمام تجاوزات کو ختم کیا اور باؤنڈری وال تعمیر کروادی تاکہ مستقبل میں کوئی ناجائز تجاوزات نہ کرسکے۔

(ب) درست ہے۔ مذکورہ ملازم کی الاٹمنٹ کینسل کردی گئی تھی اور اس کے خلاف ejectment proceeding بھی شروع کردی گئی تھی، مگر وزیراعلیٰ صاحب کے حکم کے تحت ejectment proceeding کا نوٹس withdraw کر لیا گیا تھا۔

(ج) درست نہ ہے۔ اسٹیٹ آفس نے مورخہ 2013-09-19 کو TMA سمن آباد اور لوکل پولیس کے ساتھ مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے مذکورہ جگہ کو کلیئر کروالیا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ شخص کو وہاں سے زبردستی بے دخل کرکے مذکورہ جگہ کو کلیئر کروالیا گیا ہے۔ اس ضمن میں جو سرکاری خط وکتابت ہوئی ان کی کاپیاں تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت نے مذکورہ سرکاری جگہ واگزار کروالی ہے۔ مذکورہ سرکاری ملازم کا نام محمد ریاض ہے جو کہ وزیراعلیٰ کے دفتر میں بطور اسسٹنٹ کام کررہا ہے۔ ڈپٹی سیکرٹری پرسانل، ایس اینڈ جی اے ڈی کو اس کے خلاف تادیبی کارروائی کا لکھ دیا گیا ہے جو کہ تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4 جون 2014ء)</u>

لاہور: گرلز پائلٹ سکول وحدت کالونی اور مارکیٹ سے ملحقہ سرکاری عمارت کی اراضی پر ناجائز قابضین کا مکانات تعمیر کرنے کا معاملہ

***1553: محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز پائلٹ سکول وحدت کالونی لاہور اور مارکیٹ سے ملحقہ جو سرکاری عمارت ہے-اس کی نشاندہی، رقبہ اور مقاصد بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ سرکاری عمارت کے ساتھ جو ناجائز قابضین نے کروڑوں روپے مالیت کی سرکاری اراضی پر مکانات تعمیر کر رکھے ہیں ان کا رقبہ اور قابضین کے نام بیان کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ناجائز قابضین موجودہ اسٹیٹ آفیسر کی تعیناتی کے دوران موصوف کی ملی بھگت سے ہوئے ہیں؟

(د) مذکورہ قبضہ واگزار کروانے کے لئے اسٹیٹ آفیسر نے آج تک جو کارروائی کی اس کی ڈیٹ وائز جامع رپورٹ پیش کریں؟

(ہ) حکومت مذکورہ قبضہ جات کب تک واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 19 ستمبر 2013ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) مذکورہ جگہ کا رقبہ تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ مذکورہ جگہ پر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کوارٹرز اور ایک ناکارہ ٹیوب ویل چیمبر اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا میکنیکل سٹور ہے۔

(ب) مذکورہ جگہ پر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کوارٹرز اور ایک ناکارہ ٹیوب ویل چیمبر اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا میکنیکل سٹور ہے۔ جہاں پر تعمیری سامان وغیرہ رکھا ہوا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ مذکورہ جگہ پر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کوارٹرز اور میکنیکل سٹور پچیس سال سے بھی زائد عرصہ کے تعمیر شدہ ہیں۔

(د) مذکورہ جگہ پر ناجائز قابضین نہ ہونے کی بناء پر کسی قسم کی کارروائی کرنے کا جواز پیدا نہ ہوتا ہے۔

(ہ) جیسا کہ جزو "د" پر موجود ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 فروری 2014ء)

لاہور: سرکاری کالونیوں میں سرکاری اراضی پر قابضین کے خلاف بروقت کارروائی کرنے والے ذمہ داران آفیسران کے نام ودیگر تفصیلات

***1554: محترمہ راحیلہ انور:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں سرکاری رہائشی کالونیوں کامالک ونگران ہے؟

(ب) مذکورہ آفس کے جوآفیسرزواہلکاران سرکاری کالونیوں میں سرکاری اراضی پر ناجائزقبضہ کی بروقت اطلاع ہونے کے باوجود کارروائی نہ کرنے کے ذمہ دار ہیں-ان کے نام وعہدہ جات بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سٹاف نے گزشتہ پانچ سال میں وحدت کالونی لاہور میں ناجائزقابضین کے خلاف جوکارروائی کی،اس کی جامع رپورٹ ایوان میں پیش کریں؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 19 ستمبر 2013ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ،ایس اینڈجی اے ڈی لاہور کی زیر نگرانی سرکاری رہائشی کالونیوں میں واقع گھروں کی الاٹمنٹ کے جملہ معاملات اور دیگر متعلقہ امور کی دیکھ بھال کرتاہے۔ جبکہ سرکاری رہائشی کالونیوں اور GORs کے کسٹوڈین (Custodian) متعلقہ S D O بلڈنگز محکمہ تعمیرات ومواصلات ہیں۔

(ب) اسٹیٹ آفس نے اپنے طور پر 2009-2008 میں مختلف محکمہ جات کے تعاون سے سرکاری اراضی پر قائم سینکڑوں ناجائز تجاوزات مسمار کیں اور غیر قانونی قابضین کو بے دخل کیا۔ 2009-2008 کے بعد سرکاری رہائشی کالونیوں میں سرکاری اراضی پر کوئی قبضہ نہ ہواہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں وحدت کالونی لاہور میں ناجائزقابضین کے خلاف جوکارروائی کی گئی اس کی جامع رپورٹ تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 نومبر 2013ء)

لاہور: نئے الاٹیز کوالاٹ کی گئی رہائش گاہوں کاقبضہ دلوانے کی تفصیلات

***1687: ملک تیمور مسعود:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور کے تحت کتنی سرکاری رہائشی کالونیاں کہاں کہاں پر ہیں، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے ایوان کوآگاہ کریں؟

(ب)ان کالونیوں میں کتنی رہائش گاہیں جو نئے الاٹیوں کو الاٹ تو کر دی گئی ہیں لیکن پرانے الاٹی ان رہائش گاہوں کو خالی نہیں کر رہے۔ان رہائش گاہوں کے نمبرز و مقام سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کتنی رہائش گاہیں ایسی ہیں جن کو سیل تو کر دیا گیا ہے لیکن عرصہ دراز سے نہ تو نئے الاٹی کو قبضہ دیا جا رہا ہے اور نہ ہی پرانے الاٹی سے خالی کروایا جا رہا ہے۔ان رہائش گاہوں کو کب سیل کیا گیا۔ہر ایک کے عرصہ سیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د)ان سیل کی گئی رہائش گاہوں کے پرانے الاٹیز کو پینل رینٹ کے مراسلہ جات کتنی دفعہ بھجوائے گئے اور ان سے کتنا کتنا پینل رینٹ وصول کیا گیا اور قومی خزانے میں جمع کروایا گیا؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ رہائش گاہیں پرانے الاٹیز سے اسسٹیٹ آفیسر اور مجسٹریٹ کی ملی بھگت کے باعث خالی نہیں کروائی جا رہی ہیں اگر ایسا نہیں ہے تو حکومت کوئی ایسی پالیسی یا لائحہ عمل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے یہ رہائش گاہیں فوری خالی کروا کے نئے الاٹیز کو موقع پر قبضہ دلوایا جائے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013ء تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سرکاری رہائش گاہیں subject to vacation کی بنیاد پر الاٹ کی جاتی ہیں۔مدت مقررہ پوری ہونے کے بعد رہائشی کو الاٹمنٹ پالیسی 1997ء کی شق نمبر 35 کے تحت گھر خالی کرنے کے لئے 14 دن کا نوٹس دیا جاتا ہے۔بعد ازاں Recovery of Possession Ordinance 1966ء کے تحت سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ / ڈپٹی سیکرٹری 14 دن کا نوٹس بے دخلی جاری کرتے ہیں۔اس عمل میں اکثر و بیشتر مقررہ میعاد سے اوپر بھی ایک دو ماہ لگ جاتے ہیں۔لیکن ان سے زبردستی گھر خالی کروالئے جاتے ہیں۔اس وقت 41 گھر ایسے ہیں جو کورٹ کے stay کی وجہ سے پرانے الاٹیوں سے خالی نہیں کروائے گئے۔جن کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صرف کوارٹر نمبر N-14 وحدت کالونی ایسا ہے جو سیل شدہ ہے اور کورٹ کیس کی وجہ سے نئے الاٹی کو قبضہ نہیں مل سکا۔الاٹی (شہزاد احمد) کو کوارٹر نمبر A-98, علامہ اقبال ٹاؤن اس کے عہدہ کے مطابق الاٹ کر دیا گیا لیکن اس نے کوارٹر نمبر N-14 وحدت کالونی کے متعلق عدالت سے حکم امتناعی لے رکھا ہے۔

(د) کوارٹر نمبر N-14 وحدت کالونی سیل ہے۔مذکورہ کوارٹر کے سابقہ الاٹی شہزاد احمد کو رینٹ برانچ کی جانب سے مورخہ 5-12-2013 کو بذریعہ مراسلہ -/Rs.1,23,519 پینل رینٹ ڈالا گیا ہے اور سابقہ الاٹی کو تین یاد دہانی مراسلے (Reminders) مورخہ 26.03.2014، 27.05.2014 اور 18.08.2014 بالترتیب ارسال کئے گئے ہیں۔ کاپی تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ جیسے ہی پرانے الاٹی کا وقت پورا ہوتا ہے۔اس کو نوٹس بھیج کر خالی کرواکر نئے الاٹی کو قبضہ دیا جاتا ہے۔ کسی کو ملی بھگت سے مزید مہلت نہیں دی جاتی۔جب کہ کوارٹر خالی کروانے کے متعلق پہلے سے ہی پالیسی موجود ہے جس پر مکمل عمل درآمد کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اکتوبر 2014)

لاہور: سابقہ الاٹیز کا سامان سرکاری رہائش گاہوں سے منتقل کرنے کا معاملہ

***1688: ملک تیمور مسعود:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور کے تحت کتنی ایسی رہائش گاہیں ہیں جن کی الاٹمنٹ تو نئے الاٹی کو دے دی گئیں ہیں لیکن پرانے الاٹیز کا سامان اس رہائش گاہ پر موجود ہے ان کوارٹرز کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنی ایسی رہائش گاہیں ہیں جس میں پرانے الاٹی کے لیے کوارٹر کا آدھا حصہ سامان رکھ کر سیل کر دیا گیا ہے اور آدھا حصہ نئے الاٹی کو دے دیا گیا ہے ایسا کیوں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سابقہ الاٹیز کا سامان اٹھوانے کے لئے کوئی لائحہ عمل اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(د) مذکورہ سابقہ الاٹیز کے سامان کے لئے جو کوارٹرز کا آدھا پورشن سیل کیا گیا حکومت اس سامان کو کسی گورنمنٹ کے سٹور یا کہیں اور منتقل کرنے کا اہتمام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی 2013ء تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اسٹیٹ آفس، سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور کے تحت ایسی کوئی رہائش گاہ نہ ہے جس کا قبضہ نئے الاٹی کو دے دیا گیا ہو مگر اس میں پرانے الاٹی کا سامان موجود ہو۔

(ب) ایسی کوئی رہائش نہ ہے۔ جس میں پرانے الاٹی کا سامان آدھے کوارٹر میں رکھ کر سیل کر دیا گیا ہو اور اس کوارٹر کا آدھا حصہ نئے الاٹی کو دے دیا گیا ہو۔

(ج) جواب "الف" اور جواب "ب" کے تحت ایسی کوئی صورتحال نہ ہے۔

(د) جیسا کہ جزو "ج" پر تحریر کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 دسمبر 2013ء)

سال2008اور2009میں وزیراعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں ہونے والی سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کی تفصیلات

*1748: **میاں محمد اسلم اقبال**: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)2008اور2009کے دوران سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے وزیراعلیٰ کی طرف سے ڈی اولیٹر کن کن افسران وملازمین کی سفارش کے لئے آئے-ان افسران واہلکاران کے نام،عہدہ،رجسٹریشن نمبراور محکمہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ب) مذکورہ بالاڈی اولیٹرز پر کن کن ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں اور کس کس کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ نہ کی گئیں،کن وجوہات کی بناء پر؟

(ج)ان میں سے کتنے الاٹی افسران واہلکاران ایسے تھے جن کی کل سروس چھ ماہ سے 10 سال کے درمیان تھی ان کے نام، عہدہ،محکمہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(د)کیایہ درست ہے کہ سرکاری رہائش گاہیں ان کو الاٹ ہوئیں جن کی اسٹیٹ آفس میں افسران واہلکاران کے ساتھ انڈر سٹینڈنگ تھی؟

(ہ)کیایہ بھی درست ہے کہ الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق تمام سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ پہلے آئیے اور پہلے پائیے کے اصول پر کی جاتی ہے،لیکن اس پر عمل گزشتہ پانچ سالوں کے دوران نہیں کیاگیا؟

(و)اگر تمام الاٹمنٹس وزیراعلیٰ یاACSصاحبان کی سفارشات پر کی جاتی ہیں تو پہلے آئیے اور پہلے پائیے کے اصول کو ختم کرنا مناسب نہ ہوگا؟

(ز)کیاآئندہ پانچ سال کے دوران موجودہ حکومت میرٹ پر سرکاری رہائش گاہیں الاٹمنٹ کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں توکب تک؟

(تاریخ وصولی6اگست2013ء تاریخ ترسیل2اکتوبر2013ء)

جواب

وزیراعلی

(الف) سال09-2008ء میں جن افسران وملازمین کے حق میں وزیراعلیٰ صاحب کے ڈائریکٹوآئے ان کی تفصیل تتمہ "الف"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن ملازمین کو وزیراعلی صاحب کے احکامات کی روشنی میں الاٹمنٹ کی گئی ان کی تفصیل تتمہ "ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔باقی ماندہ افسران / اہلکاران جنکی تفصیل تتمہ "الف"(جوکہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)میں موجود ہے اُن کو

سرکاری رہائش گاہ الاٹ نہ کی گئی۔ مزید براں عرض ہے کہ الاٹمنٹ نہ کرنے کی وجہ وزیراعلی صاحب کا انکی استدعا قبول نہ کرنا ہے۔

(ج) تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب الاٹمنٹ پالیسی پر انتہائی سختی سے عمل پیرا ہے اور الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 26 کے مطابق out of turn الاٹمنٹ کا اختیار صرف ہارڈشپ کمیٹی کو ہے۔ تاہم وزیراعلی صاحب قواعد وضوابط میں نرمی برتتے ہوئے out of turn الاٹمنٹ کرنے کے مجاز ہیں۔ مزید براں اسٹیٹ آفس کے افسران واہلکاران کسی کی کوئی مدد نہ کر سکتے ہیں کیوں کہ ہر الاٹمنٹ کسی نہ کسی سکیم کے تحت ہوتی ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ اسٹیٹ آفس میرٹ پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے۔ پہلے آئیں پہلے پائیں کے اصول پر کاربند ہے۔ تاہم وزیر اعلی صاحب قواعد وضوابط میں نرمی برتتے ہوئے out of turn الاٹمنٹ کرنے کے مجاز ہیں۔

(و) درست نہ ہے۔ وزیراعلی صاحب کے علاوہ کوئی بھی قوانین میں نرمی نہ برت سکتا ہے۔ ACS پالیسی کے تناظر میں آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کرنے کے مجاز نہ ہیں نہ ہی انہوں نے کبھی ایسی کوئی الاٹمنٹ کی۔

(ز) حکومت پنجاب پہلے بھی میرٹ کو اپنائے ہوئے ہے اور آئندہ بھی میرٹ پالیسی پر عمل پیرا رہے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 26 اکتوبر 2014ء)

لاہور: اسٹیٹ آفس کے پچھلے پانچ سالوں کے اخراجات ودیگر تفصیلات

***1749: میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس ایس اینڈ جی اے ڈی لاہور کے گزشتہ پانچ سالوں کے اخراجات مدوائز و سال وائز بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ آفس کے ملازمین کی مذکورہ سالوں کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ج) سب سے زیادہ ٹی اے / ڈی اے کس افسر / ملازم نے ان سالوں کے دوران حاصل کیا؟

(د) ان ملازمین میں سے کس کے پاس سرکاری گاڑی کب سے ہے، یہ کس ماڈل اور کمپنی کی ہے اور اس کے گزشتہ پانچ سالوں کے پٹرول / ڈیزل کے اخراجات بتائیں نیز لاگ بک کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(تاریخ وصولی 6 اگست 2013ء   تاریخ ترسیل 02 اکتوبر 2013ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)اس ضمن میں تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سال	تنخواہیں	ٹی اے/ڈی اے
2008۔09	2395388/۔	
2009۔10	1558899/۔	
2010۔11	3536015/۔	2585/۔
2011۔12	4976013/۔	
2012۔13	5350071/۔	
2013۔14	5909853/۔	
میزان کل:	23726239/۔	2585/۔

(ب)اسٹیٹ آفس کے ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کے اخراجات کی تفصیل تتمہ 'الف'ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)تینوں مالی سالوں میں ٹی اے/ڈی اے مبلغ 2585روپے دیئے گئے جن میں سب سے زیادہ نثار علی شاہ،اسسٹنٹ نے 1365روپے حاصل کئے۔

(د)اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفس (ایس اینڈ جی اے ڈی)لاہور میں واقع چھ جی او آر زاور پانچ کالونیز کے معاملات کو ڈیل کرتا ہے۔یہ جی او آر زاور کالونیزلاہور میں مختلف مقامات پر واقع ہیں۔اسٹیٹ آفیسر اور متعلقہ عملہ (انفورسمنٹ سیل) کو روزانہ کی بنیاد پر ان جی او آر زاور کالونیز میں مندرجہ ذیل امور کے سلسلہ میں دورہ کرنا پڑتا ہے۔

1۔قبضہ دلانااور قبضہ واپس لینا/ناجائز قابضین کے بارے میں انکوائری کرنااور ان سے سرکاری گھر واگزار کرانا/قبضہ مافیا کے خلاف کارروائی کرنا،سرکاری گھروں کی انسپیکشن کرنا نیز عدالتی امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں سول کورٹس، شیسن کورٹ اور ہائی کورٹ میں پیش ہونا۔

مندرجہ بالا امور کی انجام دہی کے لیے اسٹیٹ آفیسر کو سرکاری گاڑی مہیا کی گئی ہے۔یہ گاڑی 2007ماڈل سوزوکی کلٹس ہے جس کے پٹرول کی مطلوبہ تفصیل جیسا کہ موٹر ٹرانسپورٹ آفس (S&GAD) سے موصول ہوئی ہے درج ذیل ہے،لاگ بک کی کاپی تتمہ "ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سیریل نمبر	سال	گاڑی نمبر	پٹرول لیٹرز میں	اخراجات پٹرول روپے تقریباً
1	2009	LEG-6723	1828	182800
2	2010	LEG-1127	2324	232400

3	2011	LEG-1127	1997	199700
4	2012	LEG-1127	2081	208100
5	2013	LEG-1127	1306	130600
	ٹوٹل		9536	953600

(تاریخ وصولی جواب 24 اکتوبر 2014ء)

ضلع لاہور: محکمہ اینٹی کرپشن کی جانب سے گرفتار کئے گئے سرکاری افسران واہلکاران کی تعداد ودیگر تفصیلات

***2057: محترمہ نگہت شیخ**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال 2011 کے دوران محکمہ اینٹی کرپشن نے کتنے سرکاری افسران واہلکاران کو گرفتار کیا؟

(ب) ڈائریکٹر جنرل اینٹی کرپشن کے کس آفیسر کی نگرانی میں ان افسران واہلکاران کو گرفتار کیا؟

(ج) اینٹی کرپشن نے جن سرکاری افیسران واہلکاران کو گرفتار کیا-ان کے خلاف کس کس نوعیت کے مقدمات درج کئے گئے تھے اور یہ مقدمات کن کن تھانوں میں درج کئے گئے تھے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اینٹی کرپشن نے اکتوبر تا نومبر 2011 کے دوران 162 سرکاری افسران واہلکاران کو گرفتار کیا اگر ہاں تو ان کو کون کونسے محکموں سے گرفتار کیا گرفتار افسران واہلکاران کے نام، عہدہ وگریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013ء تاریخ ترسیل 28 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ضلع لاہور میں سال 2011ء کے دوران اینٹی کرپشن لاہور (بشمول تھانہ ہیڈ کوارٹر تھانہ لاہور ریجن) نے 85 افسران واہلکاران کو گرفتار کیا۔

(ب) مذکورہ ملزمان کو متعلقہ تفتیشی افسران نے بعد از اجازت مجاز اتھارٹی، گرفتار کیا۔

(ج) اینٹی کرپشن نے جن سرکاری افسران واہلکاران کو گرفتار کیا ان کے خلاف درج شدہ مقدمات وتھانہ جات کی تفصیل پرچم "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اطلاع ہذا درست نہ ہے۔ اینٹی کرپشن لاہور نے اکتوبر تا نومبر 2011ء کے دوران کل 10 افسران واہلکاران کو گرفتار کیا۔

ان افسران واہلکاران کے نام، عہدہ وگریڈ کی تفصیل پرچم "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مارچ 2014ء)

صوبہ میں خصوصی افراد کے لئے ملازمتوں میں کوٹہ بڑھانے کی تفصیلات

***2341**: **ڈاکٹر نوشین حامد**: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خصوصی افراد جو کہ آبادی کا دس فیصد ہیں، کے لئے سرکاری ملازمتوں کن کوٹہ صرف 2 فیصد رکھا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خصوصی افراد کا سرکاری ملازمتوں میں کوٹہ بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 28 نومبر 2013ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ خصوصی افراد کے لیے سرکار ملازمتوں میں کوٹہ 2 فیصد رکھا گیا ہے۔ 1998ء کی مردم شماری کے مطابق خصوصی افراد آبادی کا 2.54 فیصد ہیں۔ جبکہ Helping Hand for Relief and Development, Islamabad نے Bureau of Statistics کے ساتھ ملکر اعداد و شمار جمع کیے جس سے معلوم ہوا کہ اب خصوصی افراد آبادی کا تقریباً 2.67 فیصد ہیں۔

(ب) حکومت خصوصی افراد کا سرکاری ملازمتوں میں کوٹا بڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہے کیونکہ حکومت پنجاب میں تمام اسامیوں کے لیے مندرجہ ذیل کوٹہ مختص ہے:۔

1) پانچ فیصد کوٹہ برائے اقلیت۔

2) پندرہ فیصد کوٹہ برائے خواتین۔

3) دو فیصد کوٹہ برائے معذور افراد

4) بیس فیصد کوٹہ سکیل ایک سے پانچ تک کے سرکاری ملازمین کے بچوں کے لیے برائے اسامیاں پٹواری، جونئیر کلرک، ڈرائیور، بیلدار، نائب قاصد وغیرہ۔

عام طور پر وفاقی حکومت کسی بھی مخصوص طبقہ کے لئے کوئی بھی کوٹہ مختص کرتی ہے اور حکومت پنجاب اس کو اختیار کرتی ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ 50 فیصد خصوصی افراد اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ ملازمت کر سکیں جیسا کہ دماغی، ذہنی اور اعصابی طور پر مفلوج، اس لیے جو پوسٹیں خصوصی افراد کے کوٹہ کے تحت مشتہر کی جاتی ہیں وہ اکثر خالی رہ جاتی ہیں کیونکہ خصوصی افراد کی اہلیت اس پوسٹ کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس لیے خصوصی افراد کے کوٹہ میں اضافہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مزید براں خصوصی افراد مندرجہ بالا کوٹوں اور کھلا مقابلے کی اسامیوں سے بھی مستفید ہو سکتے ہیں اگر وہ مطلوبہ اہلیت کے حامل ہوں۔

(تاریخ وصولی جواب 5 مارچ 2014ء)

وزیراعلیٰ اور گورنر پنجاب کے مشیران کی تعداد و دیگر تفصیلات

***2441**: **ڈاکٹر سید وسیم اختر**: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) وزیراعلیٰ پنجاب کے تمام مشیر اور معاونین خصوصی کے نام، وجہ تقرری، مالی و دیگر تمام مراعات کی تفصیل اور تقرری کی تاریخ سے مطلع فرمائیں ؟

(ب) ان مشیران کرام، معاونین خصوصی کی کیا ذمہ داریاں ہیں ؟

(ج) گورنر پنجاب کے مشیر، معاونین خصوصی کے نام، وجہ تقرری، مالی و دیگر تمام مراعات کی تفصیل سے بھی مطلع فرمایا جائے ؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) 1۔ پنجاب مشیران (تنخواہ، وظیفہ و مراعات) آرڈیننس 2002ء اور پنجاب معاونین خصوصی (تنخواہ، وظیفہ و مراعات) آرڈیننس 2002ء کے تحت وزیراعلیٰ پنجاب 5 عدد تک مشیران اور 5 عدد تک معاونین خصوصی مقرر کر سکتے ہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب کے مشیران اور معاونین خصوصی کے متعلق تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:۔

مشیران برائے وزیراعلیٰ پنجاب

نام	تاریخ تقرری	امور ذمہ داری	مراعات
ڈاکٹر اعجاز نبی	15.06.2013	اقتصادی امور	پنجاب مشیران (تنخواہ، وظیفہ و مراعات) آرڈیننس 2002ء کے تحت حاصل شدہ مراعات (ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)
خواجہ سلمان رفیق	13-11-2013	صحت	۔ایضاً۔

معاونین خصوصی برائے وزیراعلیٰ پنجاب

نام	تاریخ تقرری	امور ذمہ داری	مراعات
چودھری محمد ارشد جٹ	11.06.2013	لائیو سٹاک	پنجاب معاونین خصوصی (تنخواہ، وظیفہ و مراعات) آرڈیننس 2002ء کے تحت حاصل شدہ مراعات (ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)
رائے حیدر علی خان	11.06.2013	لٹریسی	۔ایضاً۔

رانامقبول احمد	11.06.2013	پبلک پراسیکیوشن	۔ایضاً۔
ملک سلیم اقبال	12.03.2014		۔ایضاً۔
عزم الحق	28.3.2014		۔ایضاً۔

(ب) پنجاب گورنمنٹ رولزآف بزنس 2011ء کے رول نمبر 7 کے تحت وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیران اور معاونین ایسی تمام ذمہ داران کرتے ہیں جو کہ وقتاًفوقتاًاُن کوتفویض کی جاتی ہیں۔

(ج) گورنر پنجاب نے کسی بھی مشیر اور معاون خصوصی کی تعیناتی نہ کی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26مارچ 2014ء)

لاہور: جی او آر ون میں رہائش گاہوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2469: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر ون لاہور میں کل کتنی رہائش گاہیں ہیں ان میں سے کتنی رہائش گاہوں پر لاہور یا صوبہ پنجاب سے باہر ٹرانسفر ہو جانے والے افسران قابض ہیں۔ان افسران کے نام، عہدہ اور غیر قانونی قبضہ کے عرصہ کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ب) جی او آر ون کی رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لیے کس محکمہ کا کتنا کوٹہ ہے اور کس محکمہ کے افسران کے پاس اس کے کوٹہ سے زیادہ رہائش گاہیں ہیں؟

(ج) جولائی 2012 تا جون 2013 ان رہائش گاہوں کی تزئین وآرائش اور مرمت پر کل کتنے اخراجات ہوئے، الگ الگ بیان فرمائیں؟

(د) اس وقت جی او آر ون میں "اے" کیٹیگری کے کتنے گھر زیر تعمیر ہیں اوران کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جی او آر۔ون (GOR-I) میں کل 171 سرکاری رہائش گاہیں ہیں ان میں سے 49 رہائش گاہیں ان افسران کو الاٹ ہیں جو لاہور یا صوبہ پنجاب سے باہر وفاقی حکومت کے اداروں میں تعینات ہیں۔ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی او آر۔ون کی رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے کسی محکمہ کا کوئی کوٹہ مختص نہ ہے، ماسوائے 25 رہائش گاہوں کے جو لاہور ہائی کورٹ لاہور کی صوابدید پر ہیں اور 20 رہائش گاہوں کے جو سپیکر، ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی، صوبائی وزراء کرام اور انتظامی افسران کے لئے مخصوص ہیں جبکہ 9 سرکاری رہائش گاہوں میں سرکاری دفاتر قائم ہیں۔باقی تمام رہائش گاہیں الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 28 کے تحت Entitled آفیسرز کو میرٹ پر الاٹ کی جاتی ہیں۔(تتمہ 'ب' ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔)

(ج)اس ضمن میں عرض ہے کہ GOR-I کی رہائش گاہوں کی تزئین وآرائش کی مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔تاہم سپیشل ریپئراور Alteration Addition کی مد میں کئے گئے اخراجات کی تفصیل جیساکہ ایگزیکٹوانجینئر پروانشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے وصول ہوئی تتمہ 'ج' ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے

(د)اس ضمن میں عرض ہے کہ جی او آر۔ون میں کوئی نیا گھر "اے" کیٹیگری میں زیر تعمیر نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا منصوبہ زیر غور ہے جس کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی ہو۔

(تاریخ وصولی جواب 24اکتوبر 2014ء)

لاہور: جی او آر ون، ٹو، تھری میں ریٹائرمنٹ کے باوجود سرکاری رہائش گاہوں پر قابض افسران ودیگر تفصیلات

***2701: محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر ا لاہور میں کل کتنی رہائش گاہیں ہیں، اس وقت ان میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسر پنجاب میں تعینات ہیں؟

(ب) کیا جی او آر I، II اور III میں کیٹیگری "اے" اور "بی" کے گھر صرف ڈی ایم جی افسران کو الاٹ کئے جاتے ہیں یا کہ پی سی ایس افسران کو بھی الاٹ کئے جاتے ہیں تو کس Ratio سے اور ان پی سی ایس افسران کے نام بھی بتائے جائیں جنہیں کیٹیگری "اے" اور "بی" کے گھر الاٹ کئے گئے ہیں؟

(ج) گریڈ 20 کے کتنے پی سی ایس افسران ہیں جو ابھی تک کیٹیگری "سی" میں رہ رہے ہیں لیکن انہیں ان کی Entitlement کے مطابق گھر الاٹ نہیں کئے گئے ان کے نام بتائیں نیز حکومت انہیں ان کی Entitlement کے حساب سے کب تک گھر الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) جی او آر I, II اور III لاہور میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسران 2011-12 میں ریٹائر ہوئے ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

(ہ) ایسے کتنے ریٹائرڈ افسران ہیں جو ابھی تک جی او آر I کے سرکاری گھروں پر قابض ہیں وہ کب ریٹائر ہوئے ہیں اور انہوں نے کب سرکاری گھر خالی کرنے تھے، لیکن ابھی تک خالی نہیں کئے ان کے نام بتائے جائیں اور یہ بھی بتایا جائے کہ وہ ابھی تک کس حیثیت میں ان گھروں پر قابض ہیں، کیا ان سے پینل رینٹ وصول کیا جارہا ہے تو کب سے نیز رینٹ کتنے عرصہ کے بعد شروع کیا جاتا ہے؟

(و) حکومت کب تک مذکورہ رہائش گاہیں خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 20ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 10نومبر 2013ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) جی او آر۔ ون(GOR-I) میں کل 171 سرکاری رہائش گاہیں ہیں ان میں سے 68 رہائش گاہیں ان افسران کو الاٹ ہیں جو پنجاب میں تعینات ہیں۔ ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق جی او آر۔ I، II اور III میں اے اور بی کیٹیگری کے گھروں کی الاٹمنٹ میں DMG اور PCS افسران میں کسی قسم کی تفریق نہ کی جاتی ہے اور نہ ہی کوئی شرح مقرر ہے۔ جن PCS افسران کو کیٹیگری 'اے' اور 'بی' کے گھر الاٹ کئے گئے ہیں ان کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ 20 کے پی سی ایس آفیسر جو "سی" کیٹیگری میں رہائش پذیر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہیں:۔

محمد حسن رضوی ڈائریکٹر جنرل اوقاف پنجاب (بی۔ایس 20) C-16/GOR-II میں رہائش پذیر ہیں مذکورہ افسر نے اپنی Entitlement کے مطابق سرکاری گھر کی الاٹمنٹ کے لیے درخواست جمع نہیں کروائی۔ جس کی وجہ سے انہیں گھر الاٹ نہیں کیا گیا۔ مزید یہ کہ جن افسران نے اپنے استحقاق کے مطابق سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے رجسٹریشن کروائی ہوئی ہے انہیں ان کی باری آنے پر متعلقہ کیٹیگری میں گھر الاٹ کر دیئے جاتے ہیں۔

(د) جی او آر۔ I، II اور III میں ایسے رہائشی افسران جو کہ 12۔2011ء میں ریٹائر ہوئے تھے ان تمام ریٹائرڈ افسران سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروالی گئی ہیں۔

(ہ) اس ضمن میں عرض ہے کہ جی او آر۔ون(GOR-I) میں اس وقت صرف 10 ریٹائرڈ سرکاری آفیسر رہائش پذیر ہیں جن کو مجاز اتھارٹی نے تاریخ ریٹائرمنٹ سے آٹھ ماہ کی قانون کے مطابق توسیع دے رکھی ہے۔ تفصیل تتمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔ قانون کے مطابق دی گئی 8 ماہ کی توسیع کی میعاد ختم ہونے پر پینل رینٹ لاگو ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان ریٹائرڈ افسران سے قانون کے مطابق دی گئی مقررہ مدت کے بعد کے عرصہ کا پینل رینٹ لازمی وصول کیا جائے گا۔

(و) اس ضمن میں عرض ہے۔ پالیسی extension ختم ہونے کے بعد مذکورہ رہائش گاہیں خالی کروالی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اکتوبر 2014ء)

صوبہ میں انٹی کرپشن کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

***2806: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں انٹی کرپشن کے کہاں کہاں دفاتر ہیں؟

(ب) انٹی کرپشن کے تمام دفاتر میں انکوائری افسران کی کل کتنی پوسٹیں خالی ہیں؟

(ج) انٹی کرپشن میں انکوائری افسران کو تعینات کرنے کا کیا Criteria ہے ان کو کس سکیل میں بھرتی کیا جاتا ہے اور ان کی Appointing اتھارٹی کون ہوتی ہے؟

(د) کیایہ درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن میں انکوائری افسران خود سے تعینات کرنے کی بجائے کسی دوسرے اداروں سے Depute کئے جاتے ہیں Depute کرنے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 27 ستمبر 2013ء تاریخ ترسیل 24 جنوری 2014ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) صوبہ پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل اینٹی کرپشن پنجاب کا دفتر لاہور میں واقع ہے اور ڈویژن کی سطح پر ریجنل ڈائریکٹر اینٹی کرپشن کے دفاتر لاہور، فیصل آباد، سرگودھا، راولپنڈی، گوجرانوالہ، ساہیوال، ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان میں واقع ہیں۔ جبکہ صوبے کے تمام اضلاع میں ڈپٹی ڈائریکٹر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور سرکل آفیسر اینٹی کرپشن کے دفاتر واقع ہیں۔

(ب) اینٹی کرپشن کے تمام دفاتر میں انکوائری افسران کی کل 58 پوسٹیں خالی ہیں۔

(ج) اینٹی کرپشن میں انکوائری افسران کو محکمہ کے سروس رولز 2007ء کے تحت تعینات کیا جاتا ہے۔ جن میں انسپکٹر کو 50% کے تناسب سے پولیس ڈیپارٹمنٹ سے لیا جاتا ہے اور 30% کے تناسب سے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا جاتا ہے۔ انسپکٹر کا بنیادی پے سکیل 16 ہے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (انویسٹی گیشن) کو 50% کے تناسب سے گورنمنٹ آف پنجاب کے ذریعے تعینات کیا جاتا ہے اور 20% کے تناسب سے بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن بھرتی کرتا ہے۔ ان کا بنیادی پے سکیل 17 ہے۔ ان کی Appointing اتھارٹی ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب ہیں۔ جبکہ ڈپٹی ڈائریکٹر (انویسٹی گیشن) کا بنیادی پے سکیل 18 ہے۔ جن کی تعیناتی کے اختیارات حکومت پنجاب کے پاس ہیں۔

(د) اینٹی کرپشن میں انکوائری افسران کو جن میں انسپکٹر کو اینٹی کرپشن سروس رول 2007ء کے تحت پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا گیا ہے جبکہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (انویسٹی گیشن) کی اسامیوں پر بھرتی کے لیے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو تحرک کیا گیا ہے اور ڈپٹی ڈائریکٹر (انویسٹی گیشن) کو اینٹی کرپشن کے سروس رولز 2007ء کے تحت مخصوص تناسب سے حکومت پنجاب کے ذریعے مختلف محکمہ جات سے جن میں پولیس سروس، ریونیو سروس کے افسران شامل ہیں کو محکمہ ہذا میں تعینات کیا جاتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 19 مارچ 2014ء)</u>

<u>لاہور: چوبرجی اور وحدت کالونی میں کوارٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

***2824: <u>چودھری عامر سلطان چیمہ</u>**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چوبرجی کوارٹرز اور وحدت کالونی کے کوارٹرز کب بنائے گئے تھے نیز اس وقت چوبرجی کوارٹرز اور وحدت کالونی میں کل کتنے کوارٹرز ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کئی سرکاری ملازمین چوبرجی کوارٹراور وحدت کالونی میں سرکاری رہائش کے حصول کے لئے سال ہا سال سے انتظار میں ہیں لیکن کوارٹر کم ہونے کی وجہ سے ان کو سرکاری رہائش نہ مل پا رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وحدت کالونی میں زیادہ تر آفیسر بڑے کوارٹر کے حصول کے لئے تگ و دو کرتے ہیں۔ان تفاوت کی وجہ سے ڈیپارٹمنٹ پر بھی بہت دباؤ ہے اور چھوٹے کوارٹروں / فلیٹس میں جو آفیسر رہائش پذیر ہیں۔ان میں بھی احساس کمتری بڑھ رہا ہے؟

(د) کیا حکومت چوبرجی کوارٹراور وحدت کالونی میں کوئی ایسا منصوبہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے ان محروم سرکاری ملازمین کو بھی جلد از جلد رہائش مل سکے اور جو آفیسر چھوٹے کوارٹروں میں رہائش رکھنے پر مجبور ہیں۔ان میں بھی احساس محرومی ختم ہو سکے۔وہ منصوبہ کیا ہے۔تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز حکومت کب تک یہ منصوبہ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2013ء تاریخ ترسیل 3 جنوری 2014ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) چوبرجی کوارٹر 1928ء میں تعمیر کئے گئے اور وحدت کالونی کے کوارٹرز 56-1955ء میں تعمیر کئے گئے۔چوبرجی کوارٹرز میں کل کوارٹرز کی تعداد 395 ہے جن کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جبکہ وحدت کالونی میں کل کوارٹرز کی تعداد 1828 ہے۔جن کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے کہ سرکاری رہائش گاہوں کی کمی کی وجہ سے سرکاری ملازمین کو رہائش گاہیں حاصل کرنے کے لئے انتظار کرنا پڑتا ہے الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 16 کے مطابق:-

The allotment of Government owned residential accommodation will be made on the principle of ”first come first served basis“ in accordance with the list maintained by the Estate Office.

(ج) درست ہے۔بہتر رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے ملازمین کوشش کرتے رہتے ہیں۔جس کی وجہ سے محکمہ کو بہت زیادہ تعداد میں درخواستیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔تاہم ہر افسر یا ملازم کو اس کے استحقاق (entitlement) کے مطابق الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ فی الحال معاشی حالات کے پیش نظر حکومت چوبرجی اور وحدت کالونی میں کوئی رہائشی منصوبہ بنانے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 31 مارچ 2014ء)

پی پی ایس سی میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

***2888:ڈاکٹر نوشین حامد**: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)PPSC کے آفس میں کل کتنے ملازمین کس کس گریڈ میں تعینات ہیں؟

(ب)PPSC کے دفتر میں گریڈ ایک سے گریڈ 16 تک کے کتنے ملازمین ایسے ہیں جو عرصہ پانچ سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے اسی دفتر میں تعینات ہیں، نام، عہدہ، گریڈ اور مدت تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت ایسے ملازمین جو پانچ سال یا اس سے زائد عرصہ سے دفتر ہذا میں تعینات ہیں ان کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 04 اکتوبر 2013ء تاریخ ترسیل 2 جنوری 2014ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) پنجاب پبلک سروس کمیشن میں کل ملازمین کی تعداد 333 ہے۔ علاوہ ازیں چیئرمین / ممبران کی تعداد 16 ہے ادارہ ہذا میں ایک سیکرٹری ہے جس کی تعیناتی S&GAD حکومت پنجاب کرتی ہے۔ ملازمین کی سکیل کے حوالہ سے تعداد درج ذیل ہے:۔

بنیادی سکیل	تعداد	بنیادی سکیل	تعداد
بی ایس۔1	38	بی ایس۔11	10
بی ایس۔2	47	بی ایس۔14	60
بی ایس۔3	02	بی ایس۔15	05
بی ایس۔4	07	بی ایس۔16	27
بی ایس۔5	16	بی ایس۔17	35
بی ایس۔7	45	بی ایس۔18	20
بی ایس۔9	19	بی ایس۔19	02
		کل تعداد	333

(ب) پنجاب پبلک سروس کمیشن صوبائی حکومت کا ایک خصوصی آئینی ادارہ ہے۔ اس کے ملازمین (ماسوائے چیئرمین / ممبران اور سیکرٹری) اپنے بھرتی کردہ ہیں۔ ان ملازمین کی دوسرے محکمہ جات میں تبدیلی ممکن نہ ہے۔ البتہ ادارہ میں گریڈ 1 سے گریڈ 16 تک کے ان ملازمین کی تعداد جو پانچ سال یا اس سے زائد عرصہ سے دفتر ہذا میں تعینات ہیں۔ ان نام، عہدہ، گریڈ اور مدت تعیناتی سے متعلق تفصیلات انڈیکس (A) میں تصدیق شدہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج)ماسوائے چیئرمین، ممبران اور سیکرٹری کے تمام دیگر افسران واہلکاران PPSC کے اپنے ملازمین ہیں۔ان میں سے کسی کی دوسرے محکمہ جات میں تبدیلی زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3مارچ 2014ء)

لاہور: سرکاری رہائش گاہیں ناجائز قابضین سے خالی کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات ودیگر تفصیلات

*2984: جناب محمد عارف عباسی: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور کے زیر کنٹرول کتنی سرکاری رہائشی کالونیاں کہاں کہاں پر ہیں، علیٰحدہ علیٰحدہ کالونی وائز رہائش گاہوں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب)2008اور2009 کے دوران ان کالونیوں میں ناجائز قابضین سے کتنی سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائیں اور ان سے کتنا کتنا پینل رینٹ وصول کیا، اگر نہیں کیا تو کیوں نیز اس کے ذمہ داران کون کونسے افسران واہلکاران ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ج)مذکورہ عرصہ کے دوران اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور انسپکٹر نے کتنی دفعہ ناجائز قابضین سے رہائش گاہوں سے قبضہ خالی کروانے کیلئے آپریشن کیا، اس کی تفصیل ایوان میں پیش کریں؟

(تاریخ وصولی 10اکتوبر 2013ء تاریخ ترسیل 26دسمبر 2013ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)اس ضمن میں تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)2008ء اور 2009ء میں ناجائز قابضین سے جو رہائش گاہیں خالی کروائی گئیں ان کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور پینل رینٹ کی بابت تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور انسپکٹر اکثر وبیشتر GORs اور سرکاری کالونیوں کا دورہ کرتے ہیں۔مذکورہ عرصہ کے دوران جو سرکاری رہائش گاہیں ناجائز قابضین سے خالی کرالی گئیں ان کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24اکتوبر 2014ء)

پنجاب پبلک سروس کمیشن کے دفاتر ودیگر تفصیلات

*3136: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب)ان کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سال وار فراہم کی گئی؟

(ج)ان سالوں کے دوران کمیشن کو کتنی رقم کہاں کہاں سے حاصل ہوئی؟
(د)ان سالوں کے دوران کتنی رقم امتحان دینے والے امیدواروں سے حاصل ہوئی؟
(ہ) کتنی رقم PPSC کے افسران گریڈ 17 اوراوپر کو تنخواہوں ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟
(و) کتنی رقم PPSC کے افسران کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں پر خرچ ہوئی؟
(ز) کتنی رقم PPSC نے امتحانی سنٹرز کے کرایہ کی مد میں ادا کی؟

(تاریخ وصولی 27 نومبر 2013ء تاریخ ترسیل 20 جنوری 2014ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) پنجاب پبلک سروس کمیشن کا ہیڈآفس لاہور اور دو ذیلی دفاتر راولپنڈی اور ملتان میں ہیں۔

(ب) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے دفاتر کے لئے سال 12-2011ء میں -/15,69,31000 روپے اور 2012-13ء میں -/16,94,75,000 روپے کی رقوم فراہم کی گئیں۔

(ج) سال 12-2011ء میں فیسوں کی مد میں امیدواران سے -/16,53,09,000 روپے اور سال 13-2012ء میں -/15,92,93,835 روپے کی رقوم براہ راست قومی خزانے کے ہیڈآف اکاؤنٹ C02101 میں جمع ہوئیں۔

(د) سال 12-2011ء میں -/16,53,09,000 روپے اور سال -/15,92,93,835 روپے کی رقوم براہ راست قومی خزانے کے ہیڈآف اکاؤنٹ C02101 میں جمع ہوئیں۔ یہ تمام رقومات امتحان دینے والے امیدواروں سے فیس کی مد میں حاصل ہوئیں۔

(ہ) مندرجہ ذیل گوشوارہ گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے افسران کی تنخواہ جات اور ٹی اے ڈی اے برائے سال 2011-2012، 2013-2012ء کی وضاحت کرتا ہے۔

سال	تنخواہ (چیئرمین اور ممبرز)	ٹی اے / ڈی اے (چیئرمین اور ممبرز)
12-2011ء	-/2,53,20,000 روپے	-/4,58,577 روپے
سال	تنخواہ (افسران گریڈ 17 تا 20)	ٹی اے / ڈی اے (افسران گریڈ 17 تا 20)
12-2011ء	-/1,28,35,000 روپے	-/73,835 روپے
ٹوٹل	-/3,81,55,000 روپے	-/5,32,412 روپے

سال	تنخواہ (چیئرمین اور ممبرز)	ٹی اے / ڈی اے (چیئرمین اور ممبرز)
13-2012ء	-/2,53,20,000 روپے	-/8,35,737 روپے
سال	تنخواہ (افسران گریڈ 17 تا 20)	ٹی اے / ڈی اے (افسران گریڈ 17 تا 20)

2012-13ء	20,88,7000/- روپے	11,13,827/- روپے
ٹوٹل	4,62,07,000/- روپے	19,49,564/- روپے

(و) مالی سال 2011-12ء اور 2012-13ء میں PPSC افسران کے زیر استعمال گاڑیوں پر پٹرول اور مرمت و دیکھ بھال کی مد میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سال	پٹرول	مرمت و دیکھ بھال
2011-12ء	70,42,606/- روپے	10,47,584/- روپے
سال	پٹرول	مرمت و دیکھ بھال
2012-13ء	90,52,651/- روپے	13,44,464/-
ٹوٹل	16,095,257/- روپے	23,92,048/- روپے

(ز) PPSC نے امتحانی سنٹرز کے کرایہ کی مد میں سال 2011-12ء کے لیے 42,26,641/- روپے اور سال 2012-13ء کے لیے 80,74,158/- روپے کی رقوم ادا کیں۔

(تاریخ وصولی جواب 3 مارچ 2014ء)

قواعد و ضوابط سے ہٹ کر دی گئی سرکاری رہائش گاہوں کی تفصیلات

***3332: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ پنجاب، صوبائی اسمبلی پنجاب اور ہائی کورٹ کے ملازمین کے علاوہ کسی دوسرے سرکاری ادارے کا ملازم سرکاری رہائش گاہ کی الاٹمنٹ کیلئے نہ درخواست دے سکتا اور نہ ہی سرکاری رہائش گاہ الاٹ کروا سکتا؟

(ب) مذکورہ قواعد و ضوابط کب بنائے گئے، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

(ج) گزشتہ پانچ سال کے دوران مذکورہ بالا تین محکمہ جات کے علاوہ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دوسرے سرکاری اداروں کے کتنے افسران و اہلکاران کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں، ان کے نام، عہدہ، محکمہ، موجودہ تعیناتی اور رہائش گاہ الاٹ کرنے کی تاریخ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رہائش گاہیں میرٹ و قواعد کے برعکس الاٹ کرنے کے ذمہ داران اسٹیٹ آفیسر و دیگر متعلقہ افسران ہیں، اگر نہیں تو اس کے ذمہ داران کون ہیں؟

(ہ) اگر اعلیٰ حکام نے مذکورہ بالا قواعد و ضوابط پر عمل نہیں کرنا تھا تو یہ قواعد بنائے کیوں گئے، اس عمل سے میرٹ پر آنے والے ملازمین جن کی کوئی سفارش نہ ہے کیا ان کے ساتھ زیادتی نہ ہے؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013ء تاریخ ترسیل 26 مارچ 2014ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق سول سیکر ٹریٹ، صوبائی اسمبلی پنجاب اور لاہور ہائی کورٹ کے ملازمین کے علاوہ کسی دوسرے سرکاری ادارے کے ملازمین سرکاری رہائش گاہ کے حصول کے لئے درخواست دینے کے مجاز نہ ہیں۔

(ب)قواعد وضوابط ایس اینڈ جی اے ڈی کی الاٹمنٹ پالیسی 1997 ترمیم شدہ 19.01.2009 تک کے مطابق بنائے گئے۔

(ج)گزشتہ پانچ سال کے دوران سول سیکر ٹریٹ، صوبائی اسمبلی پنجاب اور لاہور ہائی کورٹ کے ملازمین کے علاوہ جن محکمہ جات کے افسران واہلکاران کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئی تھیں،ان کے نام،عہدہ،تعیناتی،الاٹمنٹ کی تاریخ سے متعلق تفصیلات تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔تاہم یہ سب الاٹمنٹس وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے، قواعد واضوابط میں نرمی برتتے ہوئے کیں اور کوئی بھی الاٹمنٹ قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہیں کی گئی۔

(د)جواب جزو "ج" میں دے دیا گیا ہے۔

(ہ)جواب جزو "ج" میں عرض کر دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 اکتوبر 2014ء)</u>

<u>سال 2012 اور 2013 میں ناجائز قابضین سرکاری ملازمین سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات</u>

***3333: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)سال 2012 اور 2013 کے دوران اسٹیٹ آفس سول سکرٹریٹ پنجاب نے تمام سرکاری رہائشی کالونیوں میں ناجائز قابضین سے کتنی سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائیں اور ان سے کتنا کتنا پینل رینٹ وصول کیا۔اگر وصول نہیں کیا تو کیوں نیز اس کے ذمہ دار افسران واہلکاران کون ہیں۔ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ب)مذکورہ بالا عرصہ کے دوران اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور متعلقہ انسپکٹر نے کتنی دفعہ ناجائز قابضین سے رہائش گاہوں سے قبضہ خالی کروانے کے لئے آپریشن کیا،اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ج)اس وقت کتنے افسران واہلکاران ایسے ہیں جو ابھی تک سرکاری رہائش گاہوں پر غیر قانونی قابض ہیں،ان کے خلاف کیوں کارروائی نہیں کی گئی؟

(د)کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ناجائز قابضین اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور انسپکٹر کی ملی بھگت سے سرکاری رہائش گاہیں خالی نہیں کر رہے،اگر ایسا نہیں ہے تو ان کے خلاف کب تک کارروائی کی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013ء تاریخ ترسیل 26 مارچ 2014ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) سال 2012ء میں 107 اور 2013ء میں 65 رہائش گاہیں خالی کروائی گئیں جن کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ زیادہ تر الاٹیوں نے مقررہ میعاد کے اندر ہی گھر خالی کر دیئے۔ جن پر پینل رینٹ عائد کیا گیا ان کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اسٹیٹ آفیسر اور متعلقہ عملہ GOR اور سرکاری کالونیوں کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ مذکورہ سالوں کے دوران خالی کرائی گئی رہائش گاہوں کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ سرکاری رہائش گاہیں subject to vacation کی بنیاد پر الاٹ کی جاتی ہیں۔ مدت مقررہ پوری ہونے کے بعد رہائشی کو الاٹمنٹ پالیسی 1997 کی شق نمبر 35 کے تحت گھر خالی کرنے کے لئے 14 دن کا نوٹس دیا جاتا ہے۔ بعد ازاں Recovery of Possession Ordinance 1966 کے تحت سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ صاحب / ڈپٹی سیکرٹری 14 دن کا نوٹس بے دخلی جاری کرتے ہیں۔ اس عمل میں اکثر و بیشتر مقررہ میعاد سے اوپر بھی ایک دو ماہ لگ جاتے ہیں۔ لیکن اُن سے زبردستی گھر خالی کروالئے جاتے ہیں۔ کچھ الاٹیوں نے مختلف عدالت ہائے سے اپنے حق میں حکم امتناعی لے رکھے ہیں۔ ایسے گھروں کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جونہی حکم امتنائی خارج ہوں گے مذکورہ گھر واگزار کرالئے جائیں گے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ البتہ ایسے گھر جن کے الاٹیوں نے مختلف عدالتوں سے اپنے حق میں حکم امتناعی لے رکھے ہیں۔ جونہی حکم امتناعی خارج ہوں گے مذکورہ گھر واگزار کرالئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اکتوبر 2014ء)

لاہور: سول سیکرٹریٹ میں خزانہ کتب سے متعلقہ تفصیلات

***3591: شیخ علاؤالدین:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ لاہور میں دنیا کا دوسرا بڑا نایاب کتابوں کا خزانہ جو تقریباً 11 لاکھ کتابوں پر مشتمل ہے موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ برٹش میوزیم لائبریری کے بعد کتابوں کے اس خزانے کا کوئی پرسان حال نہ ہے؟

(ج) حکومت تاریخ کے اس عظیم خزانہ کتب کو وقت کے بے رحم ہاتھوں سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 06 جنوری 2014ء تاریخ ترسیل 27 مارچ 2014ء)

جواب موصول نہیں ہوا

لاہور: پنجاب سول آفیسرز میس سے متعلقہ تفصیلات

***3601: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔**

(الف) سول آفیسر میس جی اوآرون لاہور کو سال 2010-11، 2011-12، 2012-13اور 2013-14 کے دوران کتنی رقم ہر سال کس کس مقصد کے لئے جاری ہوئی تھی؟

(ب) کیااس رقم کا چیکس اینڈ بیلنس ہے اگرہاں تواس کی ان سالوں کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) اس میس پر کتنے سرکاری ملازم کام کررہے ہیں؟

(د) اس میس کے ممبران کی تعداداس وقت کتنی ہے اوراس کے ممبران کون کون بن سکتے ہیں اوراس کا طریق کار کیا ہے؟

(ہ) کیااس میس کے ممبران سے کوئی فیس وصول کی جاتی ہے تو کس حساب سے سالانہ ماہانہ وصول کی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 06جنوری 2014ء تاریخ ترسیل 28مارچ 2014ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) پنجاب سول آفیسرز میس کی مالی مشکلات کے ازالہ کے لئے 2010-11ءتا2013-14ء کے درمیان حکومت پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل رقم عطیہ (گرانٹ۔ان۔ایڈ) جاری کی گئی:۔

سال	رقم
2010-11ء	0.900=ملین
2011-12ء	1.550=ملین
2012-13ء	1.000=ملین
2013-14ء	1.000=ملین

(ب) پنجاب سول آفیسرز میس کے بائی لاز کے مطابق چیف سیکریٹری پنجاب (جو بلحاظ عہدہ سول آفیسر میس کے چیئرپرسن بھی ہیں) پنجاب حکومت کے پانچ تاسات سینئر افسران پر مشتمل انتظامی کمیٹی تشکیل دیتے ہیں۔یہ کمیٹی سول آفیسرز میس کے تمام انتظامی، مالیاتی اورآپریشنل معاملات کی نگرانی کے علاوہ میس کی ممبر شپ کے معاملات بھی دیکھتی ہے۔پنجاب فنانشل رولز کی دفعہ 8.15 (1) (d) کی روشنی میں سول آفیسرز میس کی انتظامیہ ہر سال آڈٹ کو وصول شدہ گرانٹ اِن ایڈ کی رقم کے استعمال کا باقاعدہ سرٹیفیکیٹ جاری کرتی ہے۔

(ج) سول آفیسرز میس کی انتظامیہ نے میس کے معاملات چلانے کے لیئے اپنے ملازم رکھے ہوئے ہیں۔جنہیں میس انتظامیہ اپنے ذرائع سے تنخواہ ادا کرتی ہے۔تاہم بسااوقات S&GAD سے کچھ عملہ عاریتاًعارضی ڈیوٹی کے لیئے بھی لیا جاتا ہے۔

(د) سول آفیسر میس کے ممبران کی تعداد 854 ہے۔

سول آفیسر میس کے بائی لاز کے مطابق اسکی ممبر شپ کی اہلیت کا معیار مندرجہ ذیل ہے:۔

1) حکومت پنجاب کے گریڈ 18 اوراس سے اوپر سکیل کے افسران اور وفاقی حکومت کے گریڈ 18 کے افیسران جو پنجاب حکومت میں فرائض سرانجام دے رہے ہوں۔

2) اعلیٰ عدلیہ کے جج صاحبان

3) ریٹائرڈ چیف سیکریٹری صاحبان کے اہل خانہ

(ہ)لاہور میں تعینات ممبران سے -/800روپے ماہوار اور لاہور سے باہر تعینات ممبران سے مبلغ -/400روپے ماہوار چندہ وصول کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24اکتوبر 2014ء)

منسٹرز بلاک کی فروخت کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3605:جناب احمد شاہ کھگہ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نئے تعمیر شدہ منسٹرز بلاک کو نامعلوم وجوہات کی بناء پر پرائیویٹائز کرنا چاہتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کے بہت سارے دفاتر پرائیویٹ بلڈنگز میں قائم کئے گئے ہیں جن کا لاکھوں روپے ماہانہ کرایہ کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے؟

(ج) اس منسٹرز بلاک میں کن کن وزراء صاحبان اور افسران کے دفاتر قائم ہیں؟

(د) کیا حکومت منسٹرز بلاک کو پرائیویٹائز کرنے کے اس مبینہ فیصلے کو عوامی مفاد میں واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 06جنوری 2014ء تاریخ ترسیل 27مارچ 2014ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سرکاری بلڈنگز کی کمی کی وجہ سے کچھ دفاتر پرائیویٹ بلڈنگز میں قائم کر رکھے ہیں۔

(ج) منسٹر بلاک ابھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ مکمل ہونے پر وزراء کو اس میں دفاتر الاٹ کئے جائیں گے۔

(د) حکومت پنجاب منسٹرز بلاک کو پرائیوٹائز کرنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29اپریل 2014ء)

بینوولنٹ فنڈ سے ادا کی جانے والی گرانٹس میں تفاوت کا مسئلہ

***4074:جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بینوولنٹ فنڈ کی کٹوتی BS-16 (گزیٹڈ) اور BS-16 (نان گزیٹڈ) ملازمین کی برابر ہوتی ہے ؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ BS-16 (گزیٹڈ) ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر ویلفیئر گرانٹ جو ایک بنیادی تنخواہ کے برابر ہوتی ہے، دی جاتی ہے اور BS-16 (نان گزیٹڈ) ملازمین کو نہیں دی جاتی ؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ BS-16 گزیٹڈ اور BS-16 نان گزیٹڈ ملازمین کی Monthly Grant, Special assistance, scholarships, funeral grant وغیرہ کی ادائیگی جو بینوولنٹ فنڈ سے کی جاتی ہے، اس میں بھی فرق ہے، تفصیل کے ساتھ ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟
(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت BS-16 (نان گزیٹڈ) ملازمین کو بینوولنٹ فنڈ سے Monthly Grant, Special assistance, scholarships funeral grant وغیرہ BS-16 گزیٹڈ کے برابر کرنے نیز BS-16 نان گزیٹڈ ملازمین کو ویلفیئر گرانٹ بھی BS-16 گزیٹڈ کے مطابق دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟
(تاریخ وصولی 27 فروری 2014ء تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014ء)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ بینوولینٹ کی کٹوتی BS–16 گزٹیڈ اور BS–16 نان گزٹیڈ کی برابر ہوتی ہے جو کہ صوبائی سرکاری ملازم کی بنیادی تنخواہ کے 3% کے برابر ہے۔
(ب) یہ درست ہے کہ BS–16 گزٹیڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر الوداعی گرانٹ (Farewell Grant) جو کہ بنیادی تنخواہ کے برابر دی ہوتی ہے الوداعی گرانٹ (Farewell Grant) بمطابق پنجاب گورنمنٹ سرونٹس رولز ڈسبرسمنٹ 1966ء دی جاتی ہے اور BS–16 نان گزٹیڈ کو نہیں دی جاتی۔
(ج) ہاں یہ بھی درست ہے کہ BS–16 نان گزٹیڈ اور BS–16 نان گزٹیڈ کو جو گرانٹ دی جاتی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

گرانٹ

ماہانہ امداد	(BS 10–1)	(BS 15–11)	(BS 16–17)	(BS 18–19)	(BS 20 & above)
	1,300/– روپے	1,700/– روپے	3,500/– روپے	6,000/– روپے	8,000/– روپے
سکالرشپ نان گزٹیڈ (BS 1–10) BS 1–15 فوت شدہ ملازمین کے لئے 1500/– روپے	FA/BA & Equivalent (Serving/Retired/Deceased)		BA/B.Sc (Hon) MA/M.Phill PhD & Equivalent		

	3,000/-روپے	(Serving/ Retired/ Deceased) 6,000/-روپے
BS-16 & above 5,000/-روپے	14,000/-روپے	16,000/-روپے
تجہیزو تکفین نان گزٹیڈ -/4,000 گزٹیڈ -/10,000روپے		

(د) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس BF آرڈیننس مزید یہ کہ صوبائی بہبود فنڈ بورڈ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس آرڈیننس 1960ء کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ بہبود فنڈ سے صوبائی سرکاری ملازمین اور ان کے لواحقین کی مالی معاونت بذریعہ ماہانہ امداد سکالرشپ گرانٹ، شادی گرانٹ، الوداعی گرانٹ اور تجہیز و تکفین گرانٹ کی ادائیگی کے لیے پنجاب گورنمنٹ سرونٹس بینوولینٹ فنڈ (ڈسبرسمنٹ) رولز 1965ء اور پنجاب گورنمنٹ سرونٹس بینوولینٹ فنڈ پارٹ III (ڈسبرسمنٹ) رولز 1966ء بنائے گئے۔ قوانین کیونکہ اس وقت کے حالات کے مطابق بنائے گئے تھے اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی بینوولینٹ فنڈ بورڈ کے اجلاس مورخہ 05-03-2014 کے ایک فیصلہ کے تحت ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ ان قوانین میں ترمیم کی سفارشات آئندہ اجلاس میں بورڈ کے سامنے پیش کرے گی۔ نیز سرکاری ملازمین بنیادی سکیل 16 نان گزٹیڈ کی درخواست پر محکمہ خزانہ سے رہنمائی طلب کی گئی تھی۔ محکمہ خزانہ نے Advice دی ہے کہ BS-16 گزٹیڈ، نان گزٹیڈ ملازمین میں امتیاز ختم کیا جائے۔ لہذا محکمہ خزانہ کی رہنمائی کی روشنی میں جلد ہی قواعد میں ترمیم کر دی جائی گی۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جون 2014ء)

پنجاب بینوولینٹ فنڈ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ملازمین کو ملنے والے سکالرشپ سے متعلقہ تفصیلات

***4135: جناب امجد علی جاوید**: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2011ء، 2012ء اور 2013ء میں پنجاب بینوولینٹ فنڈ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ملازمین کے کتنے بچوں کو کتنی رقم بطور سکالرشپ ادا کی گئی، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا کریں؟

(ب) سال 2011ء، 2012ء، 2013ء میں پنجاب بینوولینٹ فنڈ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے سرکاری ملازمین کی بچیوں کے لئے شادی گرانٹ جاری کی گئی، اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) 2012ء سے آج تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پنجاب بینوولینٹ فنڈ کے لئے کتنے ملازمین کی امداد کی، کتنی درخواستیں مسترد ہوئیں اور ان کی وجوہات کیا تھیں؟

(تاریخ وصولی 05 مارچ 2014ء تاریخ ترسیل 13 مئی 2014ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)سال 2011ء، 2012ء اور 2013ء میں پنجاب بینوولینٹ فنڈ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ملازمین کے بچوں کو بہبود فنڈ سے جاری کئے گئے تعلیمی وظیفہ جات اور رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سال	تعلیمی وظیفہ جات	رقم (روپوں میں)
2011ء	1042	66,81,000/- روپے
2012ء	1004	95,51,500/- روپے
2013ء	1552	1,56,55,000/- روپے
کل تعداد	3598	کل رقم 71,88,75,000/- روپے

(ب)سال 2011ء، 2012ء اور 2013ء میں پنجاب بینوولینٹ فنڈ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ملازمین کی بچیوں کو بہبود فنڈ سے جاری کی گئی شادی گرانٹ کی رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سال	شادی گرانٹ	رقم (روپوں میں)
2011ء	640	41,02000/- روپے
2012ء	347	55,99,000/- روپے
2013ء	319	56,85,000/- روپے
کل تعداد	1306	کل رقم 15,38,6000/- روپے

(ج) 2012ء سے آج تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پنجاب بینوولینٹ فنڈز کے لئے ملازمین کی جتنی درخواستیں مسترد کی گئیں ان کی تفصیل مع وجہ استرداد گرانٹ وائز حسب ذیل ہے۔

شادی گرانٹ

سال	مسترد شدہ درخواستوں کی تعداد	مسترد کئے جانے کی وجہ
2012ء	13	پنجاب بہبود فنڈ (ڈسبرسمنٹ) رولز پارٹ II، 1966ء کے قاعدہ 4(a) کے تحت ایک سال کی میعاد کے بعد وصول ہونے والی درخواستیں قابل پذیرائی نہ ہیں۔ لہذا مسترد کی گئیں۔ نیز شادی گرانٹ سرکاری ملازمین کو دوران سروس یا ریٹائرمنٹ کے 15 سال بعد تک دی جاتی ہے۔ (رول 4(a)(i)) مذکورہ رولز کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2013ء	08	
2014ء	07	
کل تعداد	28	

کفن دفن گرانٹ

مسترد کئے جانے کی وجہ	مسترد شدہ درخواستوں کی تعداد	سال
پنجاب بہبود فنڈ (ڈسبر سمنٹ) رولز پارٹ II، 1966ء کے قاعدہ 4(b) کے تحت ایک سال کی تاخیر سے وصول ہونے والی درخواستیں قابل پذیرائی نہ ہیں۔ لہذا مسترد کی گئیں نیز کفن دفن گرانٹ ریٹائرمنٹ کے بعد نہ دی جاتی ہے۔ مذکورہ رولز کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	03 08 05 16	2012ء 2013ء 2014ء کل

الوداعی گرانٹ

مسترد کئے جانے کی وجہ	مسترد شدہ درخواستوں کی تعداد	
پنجاب بہبود فنڈ (ڈسبر سمنٹ) رولز پارٹ II، 1966ء میں نان گزٹیڈ ملازمین کے لئے الوداعی گرانٹ کی Provision نہ ہے۔ مذکورہ رولز کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	00 01 00 01	2012ء 2013ء 2014ء کل تعداد

ماہانہ گرانٹ

مسترد کئے جانے کی وجہ	مسترد شدہ درخواستوں کی تعداد	
پنجاب بہبود فنڈ (ڈسبر سمنٹ) رولز پارٹ II، 1966ء قاعدہ 4(d)(iv) کے تحت ایسے ملازمین کی درخواستیں جو طبی وجوہات کی بناء پر "A" کیٹیگری میں ریٹائر نہ ہوں، نیز جن ملازمین کے بچے یا بہن بھائی 21 سال سے زیادہ عمر کے ہوں (رول 4(d)(ii),(iii)) ایسی تمام درخواستیں مسترد کی گئی ہیں، مذکورہ رولز کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	02 01 02 05	2012ء 2013ء 2014ء کل تعداد

سکالرشپ گرانٹ

مسترد کئے جانے کی وجہ	مسترد شدہ درخواستوں کی تعداد	
پنجاب بہبود فنڈ (ڈسبر سمنٹ) رولز پارٹ II,1966ء قاعدہ 4(C) کے تحت نان گزٹیڈ سرکاری ملازم کے صرف دو زیر	42 88	2012ء 2013ء

تعلیم بچوں کو تعلیمی وظیفہ گرانٹ دی جاسکتی ہے۔ درخواست فارم پر سربراہ محکمہ کی تصدیق نہ ہو، سربراہ تعلیمی ادارہ کی تصدیق نہ ہو (رول(iv) (C)4) حاصل کردہ نمبر 60فیصد سے کم ہوں (رول(a)(i)(c)4) یا مقررہ تاریخ کے بعد درخواست موصول ہونے پر (رول(v)(c)4) درخواست برائے تعلیمی وظیفہ مسترد کی گئیں۔ مذکورہ رولز کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	133 263	2014ء کل تعداد

(تاریخ وصولی جواب 23 جون 2014ء)

پونچھ ہاؤس کالونی میں سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

***4187: چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پونچھ ہاؤس کالونی بی بلاک میں یکم جنوری 2012ء سے اب تک کون کون سے سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کی مدت بعد از ریٹائرمنٹ ختم ہوچکی ہے۔ مدت ختم ہونے کے بعد کن کن کو کتنے کتنے عرصہ کے لئے گریس پیریڈ کے ساتھ مزید ایکسٹینشن دی گئی اور یہ اضافی مدت کب ختم ہوگئی، ان الاٹیوں کے نام، عہدہ مع پتہ مکمل تفصیل دی جائے؟

(ب) پونچھ ہاؤس کالونی بی بلاک میں کتنے گھروں کو گریس پیریڈ اور اضافی مدت ختم ہونے کے بعد ان سے گھر خالی کروائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پونچھ ہاؤس کالونی بی بلاک میں یکم جنوری 2012ء سے اب تک کچھ الاٹیوں کو آٹھ ماہ اضافی مدت ختم ہونے کے بعد بھی مزید ایک سال تک تمام رولز Relax کرکے Extension دے دی گئی ہے۔ یہ مزید مدت کس قانون اور پالیسی کے تحت دی گئی ہے، ان الاٹیوں کے نام وپتہ مع قانون وپالیسی کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا حکومت B/135 پونچھ ہاؤس کالونی کے موجودہ رہائشی کو رولز Relax کرکے مزید ایکسٹینشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب نہ میں ہے تو حکومت اصل حقدار کو اس کا حق دلانے کے لیے مذکورہ رہائش کب تک خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 مارچ 2014ء تاریخ ترسیل 14 اپریل 2014ء)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) پونچھ ہاؤس کالونی "بی" بلاک میں یکم جنوری 2012ء کے بعد ریٹائر ہونے والے تمام الاٹیوں سے بمطابق الاٹمنٹ پالیسی گھر خالی کروالئے گئے ہیں۔

(ب)اس ضمن میں تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)یکم جنوری 2012ء سے اب تک سوائے PHC/135-B کے اس وقت کے الاٹی امجد سعید کے علاوہ کسی کو بھی آٹھ ماہ کے بعد مزید ایک سال کی توسیع نہیں دی گئی۔ بلکہ ان الاٹیوں کو گھر خالی کرنے کے نوٹس جاری کئے گئے اور ان سے سرکاری گھر خالی کروائے گئے۔ البتہ کوارٹر نمبر 135-B کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے صوابدیدی اختیارات کے تحت آٹھ ماہ کے بعد مزید ایک سال تین ماہ کی توسیع دی جو کہ مورخہ 2013-04-08 سے 2014-07-07 تک تھی اور اس کو بھی مورخہ 2014-09-17 کو خالی کروالیا گیا۔ جس کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)نہیں بلکہ کوارٹر نمبر PHC/135-B کے سابقہ الاٹی سے خالی کرواکر قبضہ نئے الاٹی سلطان مسعود احمد، اسسٹنٹ پنجاب اسمبلی کو دے دیا گیا ہے۔ کاپی تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)جواب جزو 'د' میں عرض کر دیا گیا ہے۔ کوارٹر نمبر PHC/135-B کا قبضہ نئے الاٹی سلطان مسعود احمد، اسسٹنٹ پنجاب اسمبلی کو مورخہ 17.09.2014 کو دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اکتوبر 2014ء)

ڈائریکٹوریٹ آف اینٹی کرپشن گوجرانوالہ میں پچھلے پانچ سالوں میں مقدمات کی تفصیلات

***4294: جناب محمد توفیق بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ اینٹی کرپشن ڈائریکٹریٹ میں پچھلے 5 سال میں گریڈ 17 کے کتنے آفیسر کے خلاف مقدمات زیر التواء ہیں اور گریڈ 17 سے کم کتنے سرکاری ملازمین کی انکوائریاں مکمل کی گئی؟

(ب) کتنی انکوائریاں زیر التواء ہیں، کتنے سرکاری آفیسران یا ملازمین کے خلاف مقدمات درج ہوئے مگر وہ اپنی سرکاری ڈیوٹیوں پر سابقہ حیثیت کے مطابق عہدوں پر کام کر رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 مارچ 2014ء تاریخ ترسیل 13 مئی 2014ء)

جواب موصول نہیں ہوا

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 25 اکتوبر 2014ء | سیکرٹری

بروزپیر27اکتوبر2014ء محکمہ سروسزاینڈجنرل ایڈمنسٹریشن کے سوالات وجوابات اورنام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ عائشہ	298۔299۔335-362
2	ڈاکٹر مرادراس	302 - 757
3	شیخ علاؤالدین	1458 - 1233 -3591
4	محترمہ فائزہ احمد ملک	1142 - 2701
5	محترمہ راحیلہ انور	1553 - 1554
6	ملک تیمور مسعود	1687 - 1688
7	میاں محمد اسلم اقبال	1748- 1749
8	محترمہ نگہت شیخ	2057
9	ڈاکٹر نوشین حامد	2341 - 2888
10	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2441- 2469
11	جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی	2806
12	چودھری عامر سلطان چیمہ	2824 - 4187
13	جناب محمد عارف عباسی	2984
14	جناب احسن ریاض فتیانہ	3136
15	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	3332 - 3333
16	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	3601
17	جناب احمد شاہ کھگہ	3605
18	جناب امجد علی جاوید	4074 - 4135
19	جناب محمد توفیق بٹ	4294